قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن
Online Edition
مدیر ابو سعید

بدھ 3 جون 2020ء | 11 شوال 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:133

ارشاد باری تعالیٰ

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۷﴾

(الکھف:7)

ترجمہ: پس کیا تُو شدتِ غم کے باعث اُن کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کردے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔

فرمانِ رسول ﷺ

ایمان کیا ہے؟

حضرت عمر بن الخطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور یوم آخرت یعنی جزاسزا کے دن پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ تو خدا کی تقدیر خیر و شر پر بھی ایمان لائے۔(صحیح مسلم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

قرآنی تعلیم کی خوبیاں

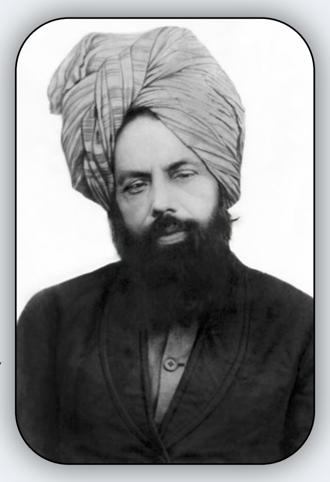

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’ یہ زعم کہ قرآن اپنے دین کو چھپا لینے کے لئے حکم دیتا ہے محض بہتان اور افترا ہے جس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔ قرآن تو اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔ جو دین کی گواہی کو عمداً چھپاتے ہیں اور اُن پر لعنت بھیجتا ہے جو جھوٹ بولتے ہیں شاید آپ نے قرآن کی اس آیت سے بوجہ نافہمی کے دھوکا کھایا ہوگا جو سورۃ النحل میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے اِلَّا مَنۡ اُکۡرِہَ وَ قَلۡبُہٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ......(النحل:107)یعنی کافر عذاب میں ڈالے جائیں گے مگر ایسا شخص جس پر زبردستی کی جائے یعنی ایمانی شعار کے ادا کرنے سے کسی فوق الطاقت عذاب کی وجہ سے روکا جائے اور دل اس کا ایمان سے تسکین یافتہ ہے وہ عنداللہ معذور ہے۔ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی مسلمان کو سخت دردناک اور فوق الطاقت زخموں سے مجروح کرے اور وہ اُس عذابِ شدید میں کوئی ایسے کلمات کہہ دے کہ اُس کافر کی نظر میں کفر کے کلمات ہوں مگر وہ خود کفر کے کلمات کی نیت نہ کرے بلکہ دل اُس کا ایمان سے لبالب ہو اور صرف یہ نیت ہو کہ وہ اس ناقابل برداشت سختی کی وجہ سے اپنے دین کو چھپاتا ہے مگر نہ عمداً بلکہ اس وقت جبکہ فوق الطاقت عذاب پہنچنے سے بے حواس اور دیوانہ سا ہوجائے تو خدا اُس کی توبہ کے وقت اُس کے گناہ کو اُس کی شرائط کی پابندی سے جو نیچے کی آیت میں مذکور ہیں معاف کر دے گا کیونکہ وہ غفورو رحیم ہے اور وہ شرائط یہ ہیں ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیۡنَ ہَاجَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوۡا ثُمَّ جٰہَدُوۡا وَ صَبَرُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِہَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ(النحل:111)یعنی ایسے لوگ جو فوق الطاقت دُکھ کی حالت میں اپنے اسلام کا اخفاء کریں اُن کا اس شرط سے گناہ بخشا جائے گا کہ دُکھ اُٹھانے کے بعد پھر ہجرت کریں یعنی ایسی عادت سے یا ایسے ملک سے نکل جائیں جہاں دین پر زبردستی ہوتی ہے پھر خدا کی راہ میں بہت ہی کوشش کریں اور تکلیفوں پر صبر کریں۔ ان سب باتوں کے بعد خدا اُن کا گناہ بخش دے گا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔ ‘‘

(نورالقرآن نمبر 2 ، روحانی خزائن جلد9 ص411)

فرمان خلیفہ وقت

خدا کو پانے کے وسائل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ’اسلامی اُصول کی فلاسفی‘میں خدا تعالیٰ کو پانے، اُسے پہچاننے، اُس پر ایمان مضبوط کرنے کے جو وسائل خدا تعالیٰ نے رکھے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آٹھ وسائل بیان فرمائے ہیں جو انسان کے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والے بھی ہیں۔ اس وقت میں اپنے مضمون کے حوالے سے ایک وسیلے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کروں گا جو پانچویں وسیلے کے طور پر آپؑ نے بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔جَاہِدُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ (التوبہ:41)وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرہ:4) وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرواور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے۔ وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں ہم اُن کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔‘‘(خطبہ جمعہ فرمودہ 3جنوری 2020ء)

اس شمارہ میں

- (اداریہ) دل آئینہ ہے جس میں خدا دِکھتا ہے
- (نظم) ”چِٹے رہو خلافتِ حقّہ کے ساتھ تم“
- تائیداتِ الٰہیہ احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت
- چین میں اسلام۔ چینی مسلمانوں کی مختصر تاریخ
- (نظم) اے خدا! مجھ کو عطا کر وہ دلِ بریانِ عشق
- اشاعت توحید میں مراکز احمدیت کا کردار
- سجدۂ سہو کب ادا کرنا چاہئے ؟
- مکرم محمد ابراہیم شمس آف کراچی کا ذکر خیر
- بعض ذہنی امراض، وجوہات اور ان کا روحانی علاج

اداریہ

دل آئینہ ہے جس میں خدا دِکھتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

صِبۡغَةَ اللّٰہِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبۡغَةً ۫ وَّنَحۡنُ لَہٗ عٰبِدُوۡنَ (البقرہ : 139)

ترجمہ:اللہ کا رنگ پکڑواور رنگ میں اللہ سے بہتراور کون ہو سکتا ہےاور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں ۔

اس مضمون کوسیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی معرکہ آراء کتاب حقیقۃ الوحی میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کو انسان کے دل پر جو آئینہ کے طور پر ہے حسبِ استطاعت اُتارتا ہے اور اس کے سب سے زیادہ مستحق انبیاء ہوتے ہیں اور ان انبیاء میں سے سب سے بڑھ کر ہمارے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن پر خدا تعالیٰ پوری شان کے ساتھ آشکار ہوا ۔ اس آرٹیکل میں اس حوالہ سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ارشادات حقیقۃ الوحی سے دیئے جا رہے ہیں تا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کو اپنا کرہم سب خدا تعالیٰ کے پیارے بن سکیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (آلِ عمران : 32)

ترجمہ:’’ تُو کہہ دےاگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ ہر ایک کی استعدادِ فطرت کے موافق اپنا چہرہ اُس کو دِکھا دیتا ہے اور فطرتوں کی کمی بیشی کی وجہ سے وہ چہرہ کہیں چھوٹا ہوجاتاہے اور کہیں بڑا جیسے مثلاً ایک بڑا چہرہ ایک آرسی کے شیشہ میں نہایت چھوٹا معلوم ہوتا ہے مگر وہی چہرہ ایک بڑے شیشہ میں بڑا دِکھائی دیتا ہے مگر شیشہ خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا چہرہ کے تمام اعضاء اور نقوش دِکھا دیتا ہے ۔صرف یہ فرق ہے کہ چھوٹا شیشہ پورا مقدار چہرہ کا دِکھلا نہیں سکتا۔ سو جس طرح چھوٹے اور بڑے شیشہ میں یہ کمی بیشی پائی جاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات اگرچہ قدیم اور غیر متبدّل ہے مگر انسانی استعداد کے لحاظ سے اِس میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس قدر فرق نمودار ہو جاتے ہیں کہ گویا اظہارِ صفات کے لحاظ سے جو زید کا خدا ہے اُس سے بڑھ کر وہ خدا ہے جو بکر کا خدا ہے اور اس سے بڑھ کر وہ جو خالد کا خدا ہے مگر خدا تین نہیں خدا ایک ہی ہے صرف تجلّیاتِ مختلفہ کی وجہ سے اس کی شانیں مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ایک ہی ہے تین خدا نہیں ہیں مگر مختلف تجلّیات کی رُو سے اُسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہو گئیں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 28)

’’جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دُنیا پر اُس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اُس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اُس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اُس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اُترتا ہے اور اُس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 65)

’’جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے اور کوئی کدورت اُس میں باقی نہیں رہی تجلّیات الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے تو وہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کے لئے بطور بیٹے کے ہو جاتی ہے۔ اِسی بناء پر توریت میں کہا گیا ہے کہ یعقوب میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے اور عیسیٰ ابن مریم کو جو انجیلوں میں بیٹا کہا گیا۔ اگر عیسائی لوگ اِسی حدتک کھڑے رہتے کہ جیسے ابراہیم اور اسحاق اور اسمٰعیل اور یعقوب اور یوسف اور موسیٰ اور داوٗد اور سلیمان وغیرہ خدا کی کتابوں میں استعارہ کے رنگ میں خدا کے بیٹے کہلائے ہیں۔ ‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 66)

’’پس چونکہ قدیم سے اور جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے اِس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دُنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اُس کی قدرتوں کا مظہر ہے دُنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ سے دِکھلاتا ہے۔ تب دُنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ پس جن لوگوں کا وجود ضروری طور پر خدا کے قدیم قانونِ ازلی کے رُو سے خد اشناسی کے لئے ذریعہ مقرر ہو چکا ہے اُن پر ایمان لانا توحید کی ایک جزو ہے اور بجز اس ایمان کے توحید کامل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ بغیر اُن آسمانی نشانوں اور قدرت نما عجائبات کے جو نبی دِکھلاتے ہیں اور معرفت تک پہنچاتے ہیں وہ خالص توحید جو چشمۂ یقین کامل سے پیدا ہوتی ہے میسر آسکے۔ وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے اور ہمیشہ سے وہ کنزِ مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔ ورنہ وہ توحید جو خدا کے نزدیک توحید کہلاتی ہے جس پر عملی رنگ کامل طور پر چڑھا ہوا ہوتا ہے اُس کا حاصل ہونا بغیر ذریعہ نبی کے جیسا کہ خلاف عقل ہے ویسا ہی خلافِ تجارب سالکین ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ115۔116)

’’ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتابِ ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ119)

’’خلاصہ یہ کہ میں اِس بات کو بالکل سمجھ نہیں سکتا کہ ایک شخص خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے اور اُس کو واحد لا شریک سمجھے اور خدا اُس کو دوزخ سے تو نجات دے مگر نابینائی سے نجات نہ دے حالانکہ نجات کی جڑھ معرفت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَمَنۡ کَانَ فِیۡ ھٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا یعنی جو شخص اِس جہان میں اندھا ہے وہ دُوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا یا اِس سے بھی بدتر۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ جس نے خدا کے رسولوں کو شناخت نہیں کیا اُس نے خدا کو بھی شناخت نہیں کیا۔ خدا کے چہرے کا آئینہ اُس کے رسول ہیں۔ ہر ایک جو خدا کو دیکھتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے دیکھتا ہے۔ پس یہ کس قسم کی نجات ہے کہ ایک شخص دُنیا میں تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذّب اور منکر رہا اور قرآن شریف سے انکاری رہا اور خدا تعالیٰ نے اُس کو آنکھیں نہ بخشیں اور دل نہ دیا اور وہ اندھا ہی رہا اور اندھا ہی مر گیا اور پھر نجات بھی پا گیا۔ یہ عجیب نجات ہے ! ‘‘ (حقیقۃ الوحی،روحانی خزائن جلد22 صفحہ151)

(ابو سعید)

چِمٹے رہو خلافتِ حقّہ کے ساتھ تم

خطبہ جمعہ ہے یا کوئی رنگ جمال ہے
یا آسمانی پیڑ کے پھولوں کی ڈال ہے

موتی چمکتے اِس میں ہیں حکمت کے باخُدا
ہر لفظ لفظ اِس کا سمندر مِثال ہے

اِک وجد اِک سُرور میں کرتا ہے مبتلا
لگتا ہے جیسے ارض وسما کا وِصال ہے

اِک نُور نُور شخص خدا کا ہے ترجمان
اِس کا وجود مظہرِ نُورِ جمال ہے

کرتا چمن کو خوشبوئے شبنم وہ جب عطا
اُٹھتی ہے دل سے پھر کوئی شاخِ نِہال ہے

برکت بہت خلافتِ خطبات میں نہاں
کرتا یہ پھل اِنعام نئے پورے سال ہے

چِمٹے رہو خلافتِ حقّہ کے ساتھ تم
اَب اِس میں ہے عروج بس باقی زوال ہے

سب برکتیں رکھی ہیں اِطاعت میں دوستو
ملتاِ خدا اُسے ہے جو عجزو کمال ہے

ڈَر ڈَر کے روز وشب یہ گزارو جہان میں
ربِّ رحیم وہ کبھی ربِّ جلال ہے

قدموں میں رکھ دو دین کے تم لا کے دولتیں
آخر میں فائدہ دیکھنا دے گا یہ مال ہے

اب کیا یہاں بیان کروں حالتِ جہاں
چشمِ ملال کہتی کہ پھیلا زوال ہے

میں اُس کو پیار کیوں نہ کروں جان و دل کے ساتھ
میرا حسین تو ارض و سما کا غزال ہے

عبدالجلیل عبادؔ ۔ جرمنی

عبدالقدیر قمر

تائیدات الٰہیہ ، احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت

سرور کائنات فخر موجودات سیدالمرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جنود اور لشکروں، مومنوں اور متقی مسلمانوں کے جو نشانات بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک روشن، نمایاں اور آفتاب وماہتاب کی طرح چمکدار نشان تائیدات الٰہیہ کا نشان ہے جو ہر جگہ، ہرمقام، ہرقریہ، ہر دیار و امصار میں نظر آتا ہے اوراللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ اس نشان کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَیَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡہَادُ ۔ (مومن:40) کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو مومن ہیں اس دنیا میں مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جس دن حساب کتاب ہوگا۔ اسی طرح فرمایا وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِنَّہُمۡ لَہُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ وَاِنَّ جُنۡدَنَا لَہُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ۔(الصّٰفّٰت:172، 173) یعنی اور بلا شبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں ہمارا یہ فرمان گزرچکا ہے کہ یقیناً وہی ہیں جنہیں نصرت عطا کی جائے گی اور یقیناً ہمارا لشکر ضرور غالب آنے والاہے۔نیز فرمایا اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔ (المجادلہ:23) خبردار! اللہ ہی کا لشکر مظفرومنصور ہوگا۔

اب ہر صاحب بصیرت انسان دیکھ اور پرکھ سکتا ہے کہ قرآن کریم میں موجود یہ آفاقی اور انفسی سچائیاں کس طرح احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور یہ ثبوت صرف پاکستان اور ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دُنیا کے ہرملک اور ہر براعظم میں جگمگا رہے ہیں۔ ہراحمدی خواہ وہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ گاہے بگا ہے یہ نشان دیکھتا ہے اور دوسرے پاک نفس ان نشانوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے امام مہدی پرایمان لانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس نصرت، مدد اورتائید کی چند جھلکیاں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اللہ تعالیٰ کی یہ نصرت اور تائید تو در اصل اس وقت سے شروع ہو چکی تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد محترم کی وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے فرمایا تھا اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ نصرت ہمیں آپؑ کی زندگی کے ہر ہر لحہ میں نظر آتی ہے اور آپ کے متّبعین اور ماننے والے مومنین بھی اس نصرت خداوندی سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ خواہ وہ مدد کا مقام ہو جہاں غضنفراحمدیت حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب مولوی ثناء اللہ کے مدّمقابل ہوئے یا ملک شام ہوجہاں سیدنا حضرت مصلح موعودؓنے مکرم عبدالقادرالمغربی کا چیلنج قبول کرتے ہوئے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو بھجوایا تھا یا دُنیا کا طاقتور ملک امریکہ ہو۔ وہاں کی انتظامیہ نے احمدی مبلغ حضرت مفتی محمد صادقؓ کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے روک دیا تھا اورپھر دُنیا نے دیکھا کہ وہاں کس طرح تائید خداوندی سے مضبوط جماعت قائم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کی یہ

ہوائیں برّاعظم افریقہ میں بھی چلتی ہوئی نظرآتی ہیں۔وہاں کے مشکل حالات کے باوجود ملکوں ملکوں نہ صرف مضبوط جماعتوں کا قیام ہو چکا ہے بلکہ سینکڑوں پرائمری اور ہائی سکولوں کے علاوہ ہسپتال اورڈسپنسریز بھی خدمت انسانیت میں مشغول ہیں۔سیدنا حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام نے آج سے ایک سو چودہ سال پہلے فرمایا تھاکہ

’’خدا تعالیٰ نے مجھے باربار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اورمیری محبت دِلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کوتمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کوغالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نوراور اپنے دلائل اور نشانوں کی روسے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اورپھولے گا یہاں تک کہ زمین پرمحیط ہوجاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کودرمیان سے اُٹھادے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدانے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پربرکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔سو اے سننے والو! ان باتوں کویاد رکھو۔اوران پیش خبریوں کواپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لوکہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘ (تجلیات الٰہیہ،روحانی خزائن جلد20 صفحہ409)

اب ہرصاحب بصیرت کا کام ہے کہ وہ خداتعالیٰ کے وعدوں کودیکھے۔ اس کی جو اپنے مسیح کو دی گئی پیش خبریوں کو عمیق اور گہری نظر سے دیکھے اور پھران وعدوں کی تکمیل جو شش جہات میں نظر آکر پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ

ایسی سرعت سے یہ شہرت ناگہاں سالوں کے بعد
کیا نہیں ثابت یہ کرتی صدق قول کردگار
کچھ تو سوچو ہوش کر کے کیا یہ معمولی ہے بات
جس کا چرچا کر رہا ہے ہر بشر اور ہر دیار
مفت میں ملزم خدا کے مت بنو اے منکرو
یہ خدا کا ہے نہ ہے یہ مفتری کا کاروبار

اگر انفرادی طور پر بھی ایک ایک احمدی کے حالات کا جا ئزہ لیاجائے توہر احمدی اپنی ذات میں اس بات کا ثبوت رکھتا ہے کہ آج بالمقابل دوسری دُنیا کے خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہے۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب جوصاحب کشف والہام بزرگ اورمیدان عمل میں صف اول کے مجاہد تھے اور جنہوں نے ساری زندگی اعلائے کلمہ کے لئے وقف رکھی۔تبلیغی جہاد میں آپ نے بیسیوں تائیدات الٰہیہ کے نشانات دیکھے۔ ان میں سے ایک کا ذکر کرتا ہوں۔یہ ضلع نواب شاہ سندھ پاکستان کا واقعہ ہے کہ آپ کا سامنا ایک پیر جو ذکری مشہور تھے سے ہوا۔ وہ پیرصاحب علم توجہ سے مقابل کو مغلوب کرنے کے فن سے واقف تھا چنا نچہ عندالملاقات اس نے حضرت مولوی صاحب پر بھی یہ حربہ آزمایا مگر جب حضرت مولوی صاحب نے ایک بھر پور نگاہ اس پر ڈالی تو وہ بیہوش ہو کر چار پائی پر گر پڑا۔ بعد ازاں جب اُسے ہوش آیا تو آپ نے

اُسے اور اُس کے ساتھیوں کوتین گھنٹہ تک تبلیغ فرمائی۔ جس کا اُس کے ساتھیوں پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ اور اُن میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے نور احمدیت سے بھی نوازا۔ (حیات بقاپوری)

نصرت خداوندی اور تائید الٰہی کا ایک واقعہ ملک سینیگال کا بھی پیش کرتا ہوں۔ یہ خلافت رابعہ کے دَور کی بات ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مکرم مولانا منوراحمد خورشید سے سینیگال کے ممبرزآف پارلیمنٹ کا ایک وفد جلسہ سالانہ جرمنی لانے کا ارشاد فرمایا۔ محترم مولوی صاحب نے بڑی تگ و دو اور کوشش سے وفد تیارکیا اور وفد کو لیکر براستہ پرتگال جرمنی روانہ ہوگئے مگر جب پرتگال ائیر پورٹ پر پہنچے توامیگریشن والوں نے کوئی مسئلہ کھڑا کر دیا جس کی وجہ سے مولوی صاحب بہت پریشان ہوگئے اب بظاہرکوئی حل نظر نہ آتا تھا مولوی صاحب کے لئے یہ لمحات بہت تکلیف دہ تھے۔ مالی نقصان کے علاوہ حضور انور کی پریشانی کا غم اس سے سوا تھا۔اس پریشانی کے حل کے لئے مولوی صاحب خداتعالیٰ کے حضور سربسجود ہو گئے اوراپنی بے بسی پربے اختیار رونا شروع کردیا اوراللہ کے حضور گڑگڑا کردعا کی کہ یا اللہ تومشکل کشاہے اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ ان عاجزانہ دُعاؤں کو خدانے سنا اورفضل فرمایا اور لا ینحل مسئلہ پلک جھپکتے میں حل ہوگیا اور خدا کے مسیح کا فرمایا ہوا پورا ہوا کہ

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

(ارض بلال میری یادیں از منوراحمدخورشید)

ایسے کتنے ہی واقعات ہیں جنہیں تاریخ نے محفوظ کیا ہے اور کتنے ہی واقعات ہیں جنہیں آسمان اور زمین کی آنکھ قیامت تک مشاہدہ کرتی رہے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’یہ مت خیال کروکہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اورایک بڑادرخت ہوجائے گا۔ پس مبارک وہ جوخدا کی بات پرایمان رکھے۔ (رسالہ الوصیت صفحہ 11)

آج کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ اَرۡقِیۡکَ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ یُّؤۡذِیۡکَ مِنۡ شَرِّ کُلِّ نَفۡسٍ اَوۡ عَیۡنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشۡفِیۡکَ بِسۡمِ اللّٰہِ اَرۡقِیۡکَ

(مسلم کتاب السلام)

ترجمہ:’’اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ آپ کو ہر موذی بیماری سے شفا دے گا۔ اور ہر نفس اور حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے آپ کو بچائے گا۔ اللہ آپ کو شفا دے گا۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔‘‘

حضرت ابوسعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ بیمار ہیں؟ حضور نے فرمایا!’’ہاں‘‘ تب جبرائیل علیہ السلام نے ان الفاظ میں حضورؐ کو دم کیا۔

’’یہ بیماری میں دم کی دعا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ پوری جماعت کو ہر قسم کی بیماری، شر، دکھ تکلیف سے محفوظ رکھے۔ کل عالم پہ جو آزمائش وباء کی صورت میں آئی ہے اس سے پوری دنیا کو جلد نجات عطا فرمائے۔ آمین

قدسیہ محمود سردار

انیس احمد ندیم ۔ جاپان

چین میں اسلام

صحابہ کرامؓ کے ذریعہ اسلام کا نفوذ اور چینی مسلمانوں کی مختصر تاریخ

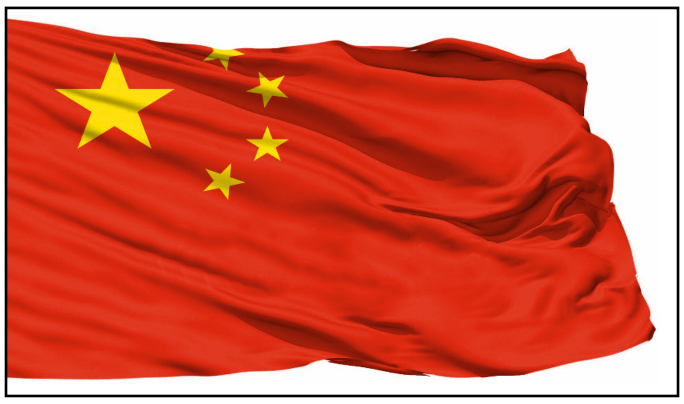

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تربیت سے فیضیاب ہونے والے صحابہؓ نے آپؐ کی وفات کے بعد اسلام کی تبلیغ واشاعت کے جو کامیاب نقوش دُنیا میں چھوڑے،چین میں اسلام کا نفوذ اس کی ایک درخشاں مثال ہے۔جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام دُنیا میں تلوار یا طاقت کے زور پر پھیلا ۔ چینی قوم کا قبولِ اسلام اس اعتراض کا کافی و شافی جواب ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعتِ اسلام کے واسطے دُور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے ۔ یہ جو چین کے ملک میں کروڑوں مسلمان ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 482)

تاریخی روایات کے مطابق مسلمانوں اور چین کے مابین اولین روابط 618~907(Tang Dynasty)میں قائم ہوئے۔اس سلسلہ میں دو تین مختلف روایات ملتی ہیں ۔ ان تاریخی حوالوں کے مطابق تانگ عہد کے دسویں بادشاہ "شو چونگ"نے ہمسایہ ریاست خراسان کے مسلمان والی سے کسی معاملہ میں مدد کی درخواست کی ۔خراسان کے مسلمانوں کی مدد کے نتیجہ میں چین میں استحکام پیدا ہوا اور بادشاہِ وقت نے غیر معمولی خوشی ومسرت سے مسلمانوں کو اپنے ہاں پناہ دی ۔ اس حوالہ سے تاریخی شواہد بتاتے ہیں کہ

"شیو چونگ نے جب دیکھا کہ مسلم فوج آخر فتحیاب ہوئی تو ان سے اس قدر خوش ہوا کہ فرط مسرت کی حالت میں ان کا خاص مہمان کی حیثیت سے اکرام واعزاز کیا اورا س نے ان کو یہ اجازت دی کہ مسلمان اپنی طبیعت کے مطابق دارالسلطنت میں سکونت اختیار کر سکتے ہیں اور چینی عورتوں سے شادی بھی کر سکتے ہیں ۔"

(چینی مسلمان از بدر الدین چینی صفحہ 10۔مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ سن 1935ء)

چین میں اشاعت اسلام کے متعلق ایک اور روایت ہے کہ "چونگ کے زمانہ میں(841ءسے 847ء) ہزاروں مسلمان ماوراء النہر سے چین کی طرف ہجرت کرکے آئے اور بادشاہ چین سے درخواست کی کہ ان کو اپنی رعایا میں شامل کرلیا جائے۔بادشاہ چین نے ان کی درخواست منظور کرلی اور Kansuاور Shensiدو صوبوں کو ان کی سکونت کے واسطے مقرر کر دیا ۔ عمل اور کسبِ معاش میں وہ بالکل آزاد تھے ۔ ان کو یہ بھی اجازت تھی کہ جہاں وہ رہیں وہاں شادی کر لیں۔چینی عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کی وجہ سے ان کی تعداد بہت بڑھ گئی۔"

(چینی مسلمان از بدر الدین چینی صفحہ 11۔مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ سن 1935ء)

چین میں ابتدائے اسلام میں ہی مسلمانوں کی بودوباش سے متعلق ایک حوالہ اس طرح ملتا ہے ۔

"ہزاروں مسلمان دارالسلطنت میں مہمان کی حیثیت سے رہتے ہیں ۔ ان کے لباس اجنبیوں کے لباس ہیں۔ وہ دن رات چینیوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں ۔ شہر چانگ ان میں مسلمان تاجروں کی تعداد مہمانوں کی تعداد سے دگنی ہے ۔ بادشاہ چین نے ان کے لئے خاص سرائے تعمیر کر رکھی ہے اور وہ اس میں رہتے ہیں۔"

(تاریخ دولت تانگ بحوالہ چینی مسلمان از بدر الدین چینی صفحہ 12۔مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ سن 1935ء)

مندرجہ بالا روایات کے علاوہ مزید تاریخی شواہد اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ خلفائے راشدین کے عہد مبارک میں ہی مسلمان مبلغین چین بھجوائے گئے ۔ ان بزرگ صحابہؓ کی یادگاریں اور پاکیزہ نقوش آج بھی چین میں محفوظ ہیں ۔ بحری راستوں سے تشریف لانے والے ان مبلغینِ اسلام کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے "بحری راستہ سے جولوگ آئے تھے وہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھے اور خشکی کے راستہ جو لوگ آئے تھے وہ خلفائے بنی اُمیّہ کے زمانہ میں جبکہ یہ چار مبلغ چین میں داخل ہوئے تو ان میں ایک نے شہر CANTON میں سکونت اختیار کر لی ۔ دوسرے نے شہر YANG CHOWاور تیسرےاورچوتھے نے شہر CHUANGCHOWمیں۔آج ہم کو شہر "کنٹن" میں ایک پرانی مسجد جو "دائی شن زی" کے نام سے موسوم ہے نظر آتی ہے اور اس میں ایک اونچا منارہ ہے جس میں اذان کی آواز آج تک گونجتی رہتی ہے، ان دونوں چیزوں میں عرب کے فن تعمیر کی جھلک نظر آتی ہے۔"

(چینی مسلمان از بدر الدین چینی صفحہ 14،مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ سن 1935ء)

خلفائے راشدین کے دور مبارک میں چین میں اسلام کی بنیاد پڑی ۔ بلکہ بعض روایات کے مطابق حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تبلیغ اسلام کے لئے چین تشریف لے گئے اور بعض مقامات پر ان کی قبر چین میں ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے ۔ گو کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی چین آمد والی روایات غیر مستند ہیں لیکن کم از کم اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ چین میں اسلام صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم کی کاوشوں کا مرہون منت ہے۔

صحابہؓ کی پاکیزہ حیات اور کردار سے چین میں اسلام کا جو بیج بویا گیا اس نے چین کی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں ۔ چین کی تاریخ پر کام کرنے والے محققین بر ملاس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ چین نے مسلمانوں کے علوم وفنون سے بھر پور استفادہ کیا ہے۔خصوصاً ہلاکو خان کے ہاتھوں بغداد کی تباہی اور خلافت عباسیہ کے خاتمہ کے بعد جب اسلامی علوم و فنون کی روشنی ماند پڑنا شروع ہوئی تو جن ممالک اور خطوں میں یہ قیمتی ورثہ محفوظ و مامون رہا چین بھی ان میں سے ایک ہے ۔

چینی بادشاہوں نے سپہ گری کے علاوہ شفاخانوں ، تاریخ اور علم الہیئت کی نگرانی مسلمانوں کے سپرد کر رکھی تھی ۔ بلکہ چودھویں صدی عیسوی کی ایک تاریخی شہادت کے مطابق مسلمانوں کے لئے الگ سے قضاء یا افتاء کا شعبہ قائم تھا اور اس کے نگران کا مرتبہ مفتی اعظم کی طرز کا تھا۔ ان کے فرائض کے متعلق یوں ذکر ملتا ہے کہ ۔"شیخ الہادی کا کام یہ ہے کہ مذہبی رسوم قائم کرے، دُعا و صلوۃ میں مشغول رہے اور قرآن لوگوں کو سنائے اور مقدمات جو ہیں قاضی القضاۃ کا فرض ہے کہ ان کو فیصل کرے۔"

(چینی مسلمان از بدر الدین چینی صفحہ 27مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ سن 1935ء)

چین کی مشہور اقوام خمسہ اور ان میں مسلمانوں کی حیثیت

چین میں 1911ء میں Xinhaiانقلاب برپا ہوا تو اس کی بنیاد FiveRacesUnderOneUnionپر رکھی گئی۔گوکہ چین میں 50 کے قریب نسلی گروہ آباد ہیں لیکن 1911ء کے اتحاد میں شامل پانچ چینی اقوام درج ذیل ہیں ۔

1۔ ہان ، 2۔ مانچو ، 3۔ منگول ، 4۔ ہُوئی ، 5۔ تبتی

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ چین ان پانچ مختلف اقوام کے متحدہ علاقہ کا نام ہے لیکن ان قوموں میں"ہان" قوم چین کے اصلی باشندے تصور ہوتے ہیں ۔ بیرونی دُنیا سے دیکھیں تو چین میں رہنے والا ہر شخص چینی کہلاتا ہے لیکن جب چین کی اندرونی تقسیم کی بات کی جائے تو "ہانی" چینی اپنے آپ کو "ہان" قوم کا فرد کہہ کر متعارف کرواتے اور اس پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

ہانی قوم ملکِ چین میں سب سے زیادہ مہذّب اور متمدن تصور کی جاتی ہے اور ان کی تہذیب ، اخلاقیات اور علوم و فنون میں ایک خاص جذب اور کشش پائی جاتی ہے جس وجہ سے یہ قوم صدیوں سے اس خطہ میں ممتاز اور نمایاں حیثیت کو برقرار رکھے ہوئے ہے ۔ ہانی قوم کے اس قومی تفاخر کی وجہ سے بسا اوقات دیگر قوموں کی طرف سے حاسدانہ خیالات پیدا ہوتے اور تصادم کا بھی خدشہ اُبھرتا ہے ۔ لیکن یہاں صرف اس بات کا اظہار مقصود ہے کہ "ہان" قوم ان اقوام خمسہ میں ایک خاص حیثیت اور امتیاز کی حامل تصور کی جاتی ہے۔جس کے بعد Hui قوم چینی اقوام میں ایک ممتاز حیثیت کی حامل سمجھی جاتی ہے۔

زیادہ تر چینی مسلمان Hui قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ہُوئی قوم کا شمار چین کی اقوام خمسہ میں ہوتا ہے اور ہُوئی مسلمان چین کے مختلف علاقوں میں بودو باش رکھتے ہیں۔ہُوئی مسلمان چین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ۔ چینی اقوام میں مسلمانوں کو معتبر اور ممتاز سمجھے کی وجوہات کا جائزہ لیں تو درج ذیل چند وجوہات سامنے آتی ہیں ۔

1۔ چینیوں میں یہ خیال پایاجاتا ہے کہ بے شک Hui لوگوں کا مذہب ہم سے مختلف ہے مگر صرف مسلمانوں میں ہی شادی کرنے اور نکاح کے دستور کی وجہ سے Huiنسل خالص چینی خون پر مشتمل ہے ۔

2۔ "ہُوئی " مسلمان زیادہ تر چینی زبان بولتے ہیں ، گو کہ عربی اور فارسی جاننے والے مسلمان علماء اور بزرگان بھی موجود ہیں مگر یہ قوم عمومی طور پر خالص چینی زبان بولتی ہے۔

3۔ اسلامی تعلیم کی برکت سے ان میں حبّ الوطنی کا ایک خاص جذبہ موجود ہے ۔ اس وجہ سے اس گروہ کی طرف سے چینی حکومت کے خلاف کبھی باغیانہ روش سامنے نہیں آئی ۔بلکہ تاریخی حقائق اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اکثر چینی بادشاہ اور حکومتیں مسلمان فوجی افسروں پر اعتبار کرتیں اور ان کی خدمات سے استفادہ کرتی چلی آرہی ہیں۔

4۔ ہُوئی قوم اسلام قبول کرنے کے بعد بھی مقامی رسم و رواج کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی آئی ہے ۔ حتیٰ کہ ہُوئی مسلمان

اپنی مساجد مقامی چینی معابد کے ڈیزائن کی طرز پر ہی تعمیر کرتے ہیں۔

5۔ ہُوئی مسلمان قدیم چینی مذاہب خصوصاً کنفیوشس مت کو اسلام کے قریب تر مذہب خیال کرتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کنفیوشس مت کی اخلاقی تعلیم اور اسلامی تعلیم میں ایک خاص ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ بلکہ بعض علماء کے نزدیک ایک سچا مسلمان ہی ہے جو حضرت کنفیوشس کی تعلیم اور اخلاقیات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

چین کی دیگر مسلمان اقوام

ہُوئی مسلمانوں کے علاوہ چین میں تبتی مسلمان اور ایغور مسلمان بڑے نسلی گروہ ہیں ۔ ان کے علاوہ چینی نسل کے قزاق، تاجک، تاتار، بونان، سالار اور ازبک نسل کے مسلمان بھی آباد ہیں۔ایغور مسلمان چین میں علیحدگی پسند تصور کئے جاتے ہیں ، اس لئے عموماً اس گروہ اور چینی حکام کےمابین تصادم کی خبریں سامنے آتی رہتی ہیں ۔لیکن زیادہ تر مسلمان گروہ چین میں محبّ وطن اور مقامی زبان اور روایات کے امین سمجھے جاتے ہیں ۔

حب الوطنی چینی مسلمانوں کا طرۂ امتیاز

چینی صدر کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے جس میں چینی صدر چین کی ایک مسجد کا دورہ کرتے ہوئے اور مسجد کے امام او ردیگر مسلمانوں سے باتیں کرتے ہوئے دکھے گئے ہیں ۔ بعض مسلمان حلقوں نے اس ویڈیو کو کورونا وائرس سے منسوب کیا کہ گویا چینی صدر مسلمانوں سے دعا کی درخواست کرنے آئے ہیں ۔ لیکن اصل میں یہ ویڈیو کئی سال پرانی ہے اور چین میں سیاستدانوں کا مسجد کا دورہ کرنا اور مقامی مسلمانوں سے میل ملاپ بالکل معمول تصور ہوتا ہے ۔

ویڈیو دیکھنے والوں نے مسجد میں یہ بات نوٹ کی ہوگی کہ مسجد کے صدر دروازہ پر اور محراب کے اوپر بھی چینی اور عربی زبان میں ''وطن سے محبت'' کے بارہ میں کلمات لکھے ہوئے تھے ۔

اسی طرح Marshall Broomhallاپنی تصنیف Islam in Chinaمیں لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے چین کے سفر کے دوران ایسی مساجد دیکھیں جن کے باہر بورڈ آویزاں تھے اور ان پر '' بادشاہِ وقت زندہ باد'' کے الفاظ تحریر تھے ۔

Islam in China by Marshall Broomhall)
(page 290

مسلمانوں کے اسی جذبہ حب الوطنی اور حکومت وقت کی اطاعت کی تعلیم کو دیکھتے ہوئے مسلمان چینی بادشاہوں اور حکومتوں کے مقرب رہے ہیں۔چینی تاریخ پر محض سرسری نظر ڈالنے سے ہی یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ چین میں ہر دور میں فوج میں سپاہیوں کے علاوہ مسلمان فوجی افسر چینی حکام کے شانہ بشانہ اپنے ملک و قوم کی حفاظت کرتے نظر آتے ہیں ۔

محمدنام کے تین مشہور چینی جرنیل

گوکہ چین میں مسلمان ہمیشہ ہی علوم و فنون کے میدان میں نمایاں حیثیت کے حامل رہے ہیں لیکن Chiang Kai-shek کے دور میں فوجی خدمات میں جو عروج مسلمانوں کو نصیب ہواس کی مثال چین کی تاریخ میں نہیں ملتی ۔

چیانگ چی شیک نے صدر کا عہدہ سنبھالتے ہی شمال مغرب میں واقع تین بڑے صوبوں کی گورنری تین مسلمان جرنیلوں کے سپرد کی۔ان تین مسلمان جرنیلوں کے نام Ma Hongkui, Ma Hongbin اورMa Qi تھے ۔ یہاں Maسے مراد چینی نام محمد ہے اور یہ تینوں جرنیل چینی زبان میںXibei San Maیعنی شمال مغرب کے تین محمد کے نام سے مشہور ہیں ۔

چینی مسلمانوں کے نام

چینی مسلمان عام طور پر Chinese نام ہی رکھتے ہیں ۔ بسا اوقات چینی نام کے ساتھ ساتھ عربی یا فارسی نام رکھنے کی روایت بھی موجود ہے ، لیکن جس طرح برصغیر میں محمد، احمد، حسن اور حسین جیسے نام رکھنے کا رواج ہے بعینہٖ اسی طرح چینی اقوام بھی اپنے ناموں کے ساتھ مسلمانsurnameاستعمال کرتی ہیں ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کے لئے مخصوص چینی تلفظ ہے جس وجہ سے اس بات سے ناواقف شخص اندازہ نہیں لگا سکتا ہے کہ آیا یہ کوئی چینی نام ہے یا اس کے کوئی اسلامی معنی ہیں ۔چینی مسلمانوں میں مستعمل بعض بہت commonاسماء درج ذیل ہیں۔

Sai for Saeed Ha for Hasan Ma for Muhammad
Cai for Usma Hu for Hussain Mu for Muhammad

چین میں مسلمانوں کی تعداد

چین میں مسلمانوں کی تعداد کے حوالہ سے کوئی معین اور حتمی اندازہ لگانا مشکل ہے ۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ چینی مسلمانوں کی تعداد کروڑوں میں ہے ۔ حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان ؓ نے 1942ء میں اپنے چین میں قیام کے دوران چینی مسلمان رہنماؤں سے ملاقات کا احوال لکھتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ

'' مجھے معلوم ہوا کہ چین میں قریباً چار پانچ کروڑ مسلمان ہیں جو زیادہ تر شمالِ مغربی علاقوں میں آباد ہیں ۔ ان دنوں ان علاقوں میں بنکنگ کا زیادہ تر کاروبار مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا ۔ تین صوبوں کے گورنر مسلمان تھے۔'' (تحدیث نعمت صفحہ 454)

اسی طرح بعض اندازوں کے مطابق چین میں مسلمانوں کی مساجد کی تعداد 39,000کے قریب ہے ۔ چین کے ہُوئی مسلمان اپنی مساجد چینی طرز تعمیر کے مطابق عام چینی معابد کی طرح تعمیر کرتے ہیں جبکہ بعض مسلمان عرب اور ترکی فن تعمیر سے متأثر ہونے کی وجہ سے اپنی مساجد عربی عمارات کی طرز پر تعمیر کرتے ہیں ۔

چین میں اسلام کو سمجھنے کے لئے''ہان کتاب'' کی تصنیف

اٹھارھویں صدی عیسوی میں Qing dynasty کے دوران چین کے مشہور مسلمان سکالرز نے ایک ضخیم کتاب تصنیف کی ۔ اس کتاب کو Han Kitab کہا جاتا ہے ۔ اس کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ کنفیوشس ازم اور اسلام کی تعلیمات میں بہت زیادہ ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس کے پیروکنفیوشس کی تعلیم کو سمجھ سکتے ہیں۔اسلام کے بارہ میں مشہور جرمن سکالر Gerhard Böwering لکھتے ہیں ۔

The most important achievement of the authors of Han Kitab, however, was their far-reaching and deeply rooted harmonization of Muslim thought with the Confucian vision and order of society. Now, Chinese Islam was established, firmly rooted in both the Islamic and the Confucian traditions.

(preliminary observations on islamic ethics in the chinese context by Gerhard Böwering of Yale University Journal of International Business Ethics Vol.5 No.2 2012 page 9)

چینی زبان میں تراجم قرآن کریم

چینی زبان میں سب سے پہلے مترجم ِقرآن کا اعزاز ایک چینی مسلمان Yusuf Ma Dexin کو حاصل ہوا جو1874ء میں فوت ہوئے۔لیکن چین میں پہلا ترجمہ قرآن کریم منظر عام پر آنے میں کئی سال لگے اور 1927ءمیں چینی زبان میں پہلا ترجمہ شائع ہوا ۔ اس وقت چینی زبان میں قرآن کریم کے متعدد تراجم موجود ہیں ۔

چین میں اسلام۔صحابہؓ کی مقدس یاد گار

چین کا شہر Cantonوہ مقام ہے جہاں سے اسلام چین میں داخل ہوا ۔ اس شہر میں اب بھی ایک مسجد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام سے منسوب ہے اور اسے مسجد یادگار کہا جاتا ہے ۔چینی مسلمان اس مسجد کو خاص محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ گوکہ اس بات کی تصدیق مشکل ہے کہ یہ مسجد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے تعمیر کروائی ، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ چین میں اسلام کی آمد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پُر امن تبلیغی کاوشوں اور پاکیزہ کردار کی مرہونِ منت ہے اور یہ مسجد صحابہؓ کے اسی پاکیزہ کردار کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے نتیجہ میں صدیوں سے محفوظ چلی آرہی ہے۔بِاَیۡدِیۡ سَفَرَۃٍ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ فرماتے ہیں ۔

''ایک طرف چین کے انتہائی کناروں تک اور دوسری طرف الجزائر تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی زندگی میں ہی قرآن پھیل گیا۔ '' (تفسیر کبیر، جلد ہشتم صفحہ 172)

نیز آپؓ سورۃ اعلیٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ۔

''اسلام شروع میں ہی مختلف ممالک میں پھیل گیا۔چنانچہ ابھی ہزاروں صحابہؓ زندہ تھے کہ اسلام شام میں بھی پہنچ گیا .... یہاں تک کہ صحابہؓ چین تک گئے اور انہوں نے اسلام کی اشاعت کی۔''
(تفسیر کبیر،جلد ہشتم صفحہ 426)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اے خدا! مجھ کو عطا کر وہ دلِ بریانِ عشق

کوئی بھی اچھا نہیں لگتا سماں اس دہر میں
جب نہ ہو چہرہ تیرا جلوہ کناں اس دہر میں

اے خدا ! مجھ کو عطا کر وہ دلِ بریانِ عشق
جس سے ہوں پیدا نئے لاکھوں جہاں اس دہر میں

میں محبت میں بھی ہوں خاموشیوں کا معترف
مجھ کو تُو چھپ کر بنا اپنا مکاں اس دہر میں

جو کوئی بھی جب تیرے نوروں میں نہلایا گیا
تو ہوئے اس میں عیاں کون و مکاں اس دہر میں

جو مرے دل کے نہاں خانوں کو کچھ تو کھول دے
کاش کہ مجھ کو ملے ایسی زباں اس دہر میں

جو مرے دل کے اک اک ذرّے پہ ہیں لکھے ہوئے
ہیں وہی تو چار سُو بکھرے جہاں اس دہر میں

مقبول احمد ظفر۔مرحوم

باسل احمد بشارت

قسط دوم آخر

اشاعت توحید میں مراکز احمدیت کا کردار

ہندوستان کی غیر مسلم اقوام میں تبلیغ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نےاپریل 1922ء میں اچھوت اقوام میں تبلیغ کے لئے خاص عملہ مقررفرمایا اور ان اقوام میں اشاعت اسلام کا ارشاد فرمایا ۔ چنانچہ کچھ عرصہ میں ہی بہت سے مذہبی سکھ بالیکی اور دوسرے اچھوت اسلام احمدیت میں داخل ہونا شروع ہوگئے۔ابتدائی طور پراشاعت اسلام کا یہ کام شیخ عبد الخالق نو مسلم کے ذریعہ مرکز احمدیت قادیان سے شروع ہواپھر دو اڑھائی سال میں جو اچھوت مسلمان ہوئے۔ان کے ذریعہ ارد گردعلاقوں میں تبلیغ ہوئی اورپھر پورے ملک میں یہ تحریک پھیل گئی۔گیانی واحد حسین صاحب اچھوت اقوام کے طلباء کے مدرس مقرر ہوئے ۔مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی ہدایات کے تحت لٹریچر تیار کیا جس سے اچھوت اقوام میں بیداری پیدا ہوئی۔

1923ء میں مرکز احمدیت سے تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان ہوا اورصیغہ ’’انسداد ارتداد ملکانہ‘‘ کے نام سے دفتر کھولا گیا۔متاثرہ علاقوں میں تبلیغ کرنے والوں کو واپسی پر خلیفہ وقت سے سند خوشنودی عطا ہوئی اور پھر حضور انور نے ان علاقوں میں مستقل مبلغین کا بھی تقرر فرمایا۔اس ضمن میں مرکز احمدیت سے جو کارہائے نمایاں ہوئے اس کو غیروں نے بھی تسلیم کیا۔

چنانچہ اخبار مشرق نے لکھا۔

’’جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی ضرب لگائی ہے اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد سے تبلیغ و اشاعت اسلام کی کوشش کرتی ہے وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی۔‘‘

(مشرق 15 مارچ 1923ء بحوالہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات صفحہ 43)

فنڈز کا قیام

مرکز احمدیت میں اشاعت اسلام و احمدیت اور سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر ایک مستقل فنڈ کی ضرورت تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں اشاعت اسلام کے لئے جائیدادوں کو وقف کرنے کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی 1932ء میں ریزرو فنڈ کی مستقل بنیاد رکھی اور سندھ میں زمینیں خریدی گئیں۔

مرکز احمدیت میں ادارہ جات کا قیام

اشاعت اسلام کے کام کا منظم طریق پر جاری رکھنے کے لئے آپؓ نے1919ء میں صدر انجمن کا ادارہ قائم فرمایا اورابتداءً ناظراعلیٰ ، ناظر تالیف و اشاعت، ناظر تعلیم و تربیت ،ناظر اُمور عامہ اور ناظر بیت المال مقرر فرمائے۔ناظر تالیف و اشاعت مولوی شیر علی صاحب کو بنایا۔1915ء میں مزید نظارتیں عمل میں آئیں جن میں نظارت دعوت و تبلیغ بھی تھی۔جس کے پہلے ناظر چوہدری فتح محمد سیال مقرر ہوئے۔اسی طرح اپریل 1922ء کو مستقل طور پر مجلس شوریٰ کی بنیاد رکھی۔

حضور انورؓ کاسفر یورپ

1924ء کا سال تبلیغ و اشاعت اسلام کے حوالہ سے اہم تھا کیونکہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نےیورپ کا پہلا سفر فرمایاجس کے نتیجہ میں مغربی ممالک میں اشاعت اسلام کے نیا دَور کا آغاز ہوا۔ سفر یورپ کا ایک مقصد تو یہ تھا جس کا حضور انور نے خود بھی اپنے مکتوب میں ذکر فرمایا کہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ رہ کر نہ صرف مذہبی کانفرنس میں شامل ہوں بلکہ اس سے پہلے اور بعد انگلستان اور دوسرے ممالک کے لوگوں کو ملاقات کا موقع دے کر سلسلہ کی طرف ان کی توجہ کوکھینچیں.......دوسرا یہ کہ جماعت احمدیہ مغربی ممالک میں مشن قائم کررہی ہے تو امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان ممالک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ان کے حالات کا مطالعہ کرے تا تبلیغ کی مکمل سکیم تیار ہوسکے اور مرکز اور مبلغین کا تعلق زیادہ مضبوط ہوجائے۔

(مکتوب حضور انور14مئی1924ءبحوالہ تاریخ احمدیت جلد4 ص424)

نیز آپؓ نے رؤیا میں دیکھا کہ آپؓ لنڈن میں ہیں اور ایک جلسہ میں آپؓ شامل ہیں۔مسٹر لائڈ جارج (سابق برطانوی وزیر اعظم)اس جلسہ میں تقریر کررہے ہیں کہ یکدم ان کی حالت بدل گئی اور اُنہوں نے دہشت زدہ ہوکر کہا کہ مجھے ابھی خبر آئی ہے کہ مرزا محمود امام جماعت احمدیہ کی فوجیں عیسائی لشکر کو دباتی چلی آتی ہیں اور مسیحی لشکر شکست کھا رہا ہے۔‘‘ (ملخص از الفضل 24 جون 1924ء)

چنانچہ 23 ستمبر1924ء کے سنہری روز حضرت مصلح موعودؓ کا ویمبلے کانفرنس میں بے مثل مضمون پڑھاگیا جس سے جہاں ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کا لندن میں تقریر کرنے والی رؤیا پوری ہوئی وہاں اسلام کی فتح کے جھنڈے لہرائے۔سفر یورپ کے دوران حضور انور نے تبلیغی لیکچرز دیئے اور یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ ریویو آف ریلیجنز کا انگریزی ایڈیشن آئندہ لندن سے شائع ہوا کرے۔پھر19۔اکتوبر1924ءکے بابرکت اور یادگار دن کو مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

غیر مسلموں کا قبول اسلام

13۔اپریل 1914ء کو پشاور مشن کے ایک فاضل مسیحی شیخ عبد الخالق نے حضورانورسے تبادلہ خیالات کے بعد قبول اسلام کرلیا۔بعد میں رد عیسائیت اور تائید اسلام میں خوب کام کیا۔ پروفیسر ریگ کلیمنٹ نے خلافت ثانیہ میں احمدیت قبول کی۔1942ء میں روسی ترجمان نےاسلام احمدیت کوقبول کیا۔اسی طرح دو ہسپانوی باشندوں نے قبول اسلام احمدیت کی سعات پائی۔غرضیکہ کہ خلافت ثانیہ میں تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں پوری دنیا میں اشاعت اسلام ہوئی جس کے نتیجہ میں ہزاروں سعید روحوں نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام دُنیا کے کئی ممالک میں پہنچ چکا تھا جس نے محققین کو دعوت تحقیق دی۔چنانچہ ڈنمارک کی دو خواتین سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کے لئے قادیان آئیں۔اسی طرح ایک عرب سیاح محمد سعد الدین قادیان میں آیا۔مسٹر عبد اللہ سکاٹ 9 مئی 1931ء کو قادیان میں مرکز احمدیت کی برکات سے مستفیض ہوئے۔ ایک افغانی سیاح قادیان میں30 مئی1931ءکو آیا۔

خلافت ثانیہ میں مرکز احمدیت قادیان میں دیگر تبلیغی مساعی

یکم مارچ1925ء کو اشاعت دین کی غرض سےانجمن احمدیہ خدام الاسلام کا قیام عمل میں آیا۔جس نے کثیر تعداد میں تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے۔29 جنوری1926ء کے جلسہ سالانہ میں چوبیس زبانوں میں تقریریں ہوئیں۔22 مئی1926ء کے اہم دن قصر خلافت کی بنیاد رکھی گئی۔

آریہ مصنفین کی طرف سے جب اسلام اور بانیٔ اسلام پر اعتراضات کئے گئے اورآریہ سماجی راجپال نے رنگیلا رسول کتاب شائع کی اورامرتسر کے ہندو رسالہ ورتمان نے بھی مئی1927ء میں اسلام کے خلاف دلآزار مضمون لکھا تواس کے جواب میں حضور انورنے پوسٹر بعنوان’’رسول کریمؐ کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہونگے‘‘ شائع کروایا۔پھرملک بھر میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کروائے۔جس کے لئے 1400 مقررین کے نام پیش ہوئے۔مرکز احمدیت قادیان میں بھی جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا جس میں تمام مذاہب کے لوگوں نے شرکت کی۔

15۔اپریل1928ء کو مدرسہ احمدیہ کوجامعہ احمدیہ میں تبدیل کردیا گیا جس کا افتتاح20 مئی1928ءکوہوا۔

مرکز احمدیت سے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہمیشہ آواز اُٹھی۔نہرو رپورٹ اور مسلمانوں کے مصالح کے نام سے رسالہ شائع ہوا۔جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کا ہر قدم پر ساتھ دیا اورکشمیر کمیٹی میں نمایاں خدمات کیں۔قیام پاکستان میں مرکز احمدیت کا کردار بھی تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

قادیان کی توسیع و ترقی

احمدیت کی ترقی کے ساتھ مرکز احمدیت کی ترقی و توسیع کی طرف بھی توجہ کی ضرورت تھی۔چنانچہ جلسہ سالانہ 1931ء کے موقع پر تحریک کی کہ قادیان میں مکان بنائیں تاکہ وسعت پیدا ہو۔اس تحریک پر احباب نےلبیک کہا اور قادیان کے مشرق میں 4۔اپریل 1932ءکومحلہ دارالانوار کا قیام ہوا۔25۔اپریل کو وہاں کوٹھی دارالحمد کی بنیاد رکھی گئی۔اسی طرح بیت النصرت،بیت الظفر،گیسٹ ہاؤس اور دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی وہیں تعمیر ہوئے۔حضرت مصلح موعودؓ نے 27 نومبر1914ء کے خطبہ میں منارۃ المسیح کی تکمیل کی تحریک فرمائی۔دسمبر1915ء میں منارۃ المسیح کی تعمیر مکمل ہوئی۔21 جون 1917ء کو نُور ہسپتال کی بنیاد رکھی۔قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا 11 مئی 1944ء کو قیام ہوا۔مجلس انصارسلطان القلم قائم ہوئی۔1936ء میں ہی حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور یوں جماعت کو ایک اورجید عالم میسر آئے۔

قادیان میں گیسٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد 27 ستمبر1937ء کورکھا گیا۔1928ء میں ریل کی آمد سے قادیان کے مرکز احمدیت کوپورے ملک ہندوستان سے ملا دیا گیا۔1921ء میں قادیان کی 4400 آبادی میں سے2300 احمدی تھے جبکہ1931ء میں احمدیوں کی تعداد5195 ہوگئی۔

نیا مرکز احمدیت اور اشاعت اسلام(1947ءسے1965ء)

14اگست 1947ء کوقیام پاکستان کے بعدخدائی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت احمدیہ کے ایک نئے مرکز ربوہ کی ابراہیمی دُعاؤں کے ساتھ بنیاد رکھی۔ اس نئے مرکز توحید کی بنیاد رکھتے ہوئے چاروں کونوں پر ایک ایک بکرے کی قربانی کرکے پانچواں بکرا اس علاقہ کے وسط میں قربان کیاگیا۔بکروں کی قربانیوں کے بعد ایک ترک نوجوان نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی،جو نئے مرکز احمدیت کا پہلا پھل تھا۔حضرت مصلح موعودؓ نے نئے مرکز احمدیت کا مقصد بیان کرتے ہوئےفرمایا۔

’’ربوہ کی بنیاد کی غرض یہ تھی کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نیکی اختیار کرنے والوں کو اس غرض سے بسنا چاہئے کہ وہ یہاں رہ کر دین کی اشاعت میں دوسروں سے زیادہ حصہ لیں گے۔ ہم نے اس مقام کو اس لئے بنایا ہے کہ تا اشاعت دین میں حصہ لینے والے لوگ یہاں جمع ہوں اور دین کی اشاعت کریں اور اس کی خاطر قربانی کریں۔ پس تم یہاں رہ کر نیک نمونہ دکھاؤ اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو۔ تم خداتعالیٰ سے تعلق قائم کرلو۔ اگر تم اس کی رضا کو حاصل کرلو تو ساری مصیبتیں اور کوفتیں دُور ہوجائیں اور راحت کے سامان پیدا ہو جائیں۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد13 ص172)

نئے مرکز ربوہ میں اشاعت اسلام کا کام پہلے سے بڑھ کر ہوا۔خلافت ثانیہ کے ہر سال میں کئی کئی مبلغین بیرون ملک میں اشاعت اسلام کے لئے تشریف لے جاتے۔ مرکز احمدیت ربوہ سے سیلون،لبنان، حلب، سیرالیون،لندن، گولڈ کوسٹ وغیرہ مبلغ بھجوائے گئے۔اس کے علاوہ ربوہ مرکز بننے کے بعد اردن مشن کا قیام ہوا اور جرمن مشن کا احیاء ہوا اورمسجد فرانکفرٹ جرمنی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔1962ء میں مسجد محمود سوئٹزرلینڈ کی بنیاد رکھی گئی جس کا افتتاح 1963ء میں ہوا۔ مجلس مشاورت 1950ء میں مختلف ممالک سے 13 نمائندگان نے شرکت کی۔اس مجلس شوریٰ میں تبلیغ اسلام

کے لئے جدید لٹریچر تیار کرنے کی تحریک ہوئی۔نیزحضور انور کی تحریک پرپورے پاکستان میں جلسہ ہائے سیرت النبی کا انعقادہوا۔مارچ 1950ء میں لائبریری چنیوٹ سے ربوہ منتقل ہوئی۔ربوہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول،قصر خلافت،دفاتر تحریک جدید،دفاتر صدر انجمن احمدیہ،دفاتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد مبارک ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

1954ء میں رسالہ ''مصباح'' ضیاء الاسلام پریس میں چھپنے لگا۔یہ پہلا رسالہ تھاجو ربوہ سے شائع ہوا۔نیزاخبار'' الرحمت'' جاری ہوا۔1951ء میں ربوہ سے رسالہ ''التبلیغ'' کا اجراءہوا۔1951ء سے ''البدر ''قادیان سےدوبارہ جاری ہوا۔1949ء میں سوئٹزرلینڈ سےرسالہ الاسلام کا اجراءہوا جو بہت مقبول ہوا۔1957ء میں رسالہ تشحیذالاذہان کا دوبارہ اجراءہوا۔ ربوہ سے رسالہ'' البشریٰ'' کا اجراء اکتوبر 1957ء میں ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 1952ء کی مجلس مشاورت میں اُردو اورغیر ملکی زبانوں میں اشاعت لٹریچر کے لئے دوکمپنیوں کے قیام کا اعلان فرمایا۔چنانچہ 1953ء میں الشرکۃ الاسلامیۃ لمیٹڈ اور دی اورینٹل ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کے نام سے دو اہم اشاعتی اداروں کا قیام عمل میں آیا جنھوں نے مختلف کتب،قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کی طباعت و اشاعت کا کام خاص طور پرکیا۔ الشرکۃ الاسلامیۃ کی طرف سے روحانی خزائن،ملفوظات، مجموعہ اشتہارات،کتب حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ،کتب حضرت مصلح موعودؓ،کتب حضرت مرزا بشیر احمدؓ ، کلام حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ،کتب مصنّفین سلسلہ،بچوں کے لئے کتب شائع ہوئیں۔دی اورینٹل ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈکی طرف سے قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور تفسیر ،جرمن اور ڈچ ترجمہ وغیرہ شائع ہوئے۔1953ءمیں سواحیلی میں قرآن کریم کا ترجمہ ہواجس سے افریقہ میں اشاعت اسلام میں کافی تیزی آئی حتیٰ کہ جیل کے قیدیوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

7 جولائی1954ءکوضیاء الاسلام پریس کا افتتاح ہوا۔آپؓ نے قرآن،اس کے ترجمہ و تفسیر،حدیث ، تاریخ احمدیت اور اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کے لئے 28 نومبر1957ء کو ادارۃ المصنفین کا قیام فرمایا۔جس نے تفسیر صغیر،تبویب مسند احمد بن حنبل،ہدایۃ المقتصداردو ترجمہ وغیرہ شائع کئے۔ نیز مرکزی لائبریری قائم ہوئی۔

25 جون 1953ء کوحضور انورؓنےفضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کا افتتاح فرمایا۔ جولائی1955ء کو لندن میں حضور کا سب سے اہم کارنامہ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس ہے جو تاریخ اسلام میں ایک انقلاب انگیز سنگ میل کی حیثیت سے کبھی فراموش نہیں کی جاسکے گی اور جس کے نتیجہ میں غیر اسلامی دُنیا میں تبلیغ کا ایک نیا دَور شروع ہوا۔لندن میں مالٹا کے ایک انجنیئرنے حضور انور کے دستِ مبارک پر قبول اسلام کیا جس سے مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیادپڑی۔اسی طرح سوئس دوست مسٹر سٹیوڈر کی بیعت ہوئی۔حضورانورؓ نےمبلغین اسلام کی کانفرنس میں مفید مشورے دیئےاور تبلیغ اسلام کے لئےلائحہ عمل تجویز فرمایا۔

27 مئی1957ءکو مرکز احمدیت ربوہ سمیت دُنیا بھر میں پہلا یوم خلافت منایا گیا۔ستمبر 1957ء میں ربوہ میں سفیر انڈونیشا کی آمدہوئی۔خلافت ثانیہ میں امریکہ میں واشنگٹن،جرمنی میں ہیمبرگ اور فرینکفرٹ ، سوئٹزرلینڈ میں زیورک ، ہالینڈ میں ہیگ ، کینیا میں نیروبی کے علاوہ کئی ممالک میں 311 شاندار مساجد کی تعمیر ہوئی۔آپؓ کے دَور خلافت میں قریباً311 مساجد کی تعمیرو توسیع ہوئی۔

خلافتِ ثالثہ میں مرکز احمدیت ربوہ سے اشاعتِ اسلام (1965ء سے1982ء)

خلافتِ ثانیہ کی طرح خلافتِ ثالثہ میں بھی اشاعت اسلام میں مرکز احمدیت نے خوب کردار ادا کیا۔چنانچہ خلافت ثالثہ میں سپین مشن کا دوبارہ احیاء ہوااورپہلے سے بڑھ کر وہاں تبلیغ ہونے لگی۔سربراہ مملکت سپین جنرل فرانکو کے نام تبلیغی خط لکھا گیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے1970ء میں مغربی افریقہ کے بعد دَورہ سپین کیا ۔سپین کے دارالحکومت میڈرڈ پھرقرطبہ،غرناطہ،طلیطلہ وغیرہ میں تشریف لے گئےاور شوکت اسلام کے لئے پُر سوز دعائیں کیں۔آپؒ نے سپین کی نسبت پیشگوئی فرمائی کہ ''ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہرہے۔اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کرسکتی۔''

(الفضل 7 جولائی 1970ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد11 صفحہ71)

6مئی 1966ء کو کوپن ہیگن ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد نصرت جہاں کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔جس کا افتتاح21 جولائی 1967ء کوہوا۔قرآن کریم کا مکمل ڈینش ترجمہ1967ء میں ہی ڈنمارک کے مشہور پبلشر Borgenنے شائع کیا۔28۔اکتوبر1966ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔جس کا افتتاح 1972ء میں حضورانور نے فرمایا۔

1967ء میں مرکز احمدیہ ربوہ میں علمی تقاریر کے اجلاس ہوتے تھے۔حضور انور نے اس مجلس کا نام مجلس ارشاد مرکزیہ رکھا اور ہر جماعت میں مجلس ارشاد کے قیام کا ارشادفرمایا۔

جنوری 1968ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا باقاعدہ قیام ہوا۔مئی1969ء میں آئس لینڈ میں پہلی دفعہ اشاعت اسلام کے لئے مبلغ گئے۔

18جنوری 1970ء کو خلافت لائبریری کاسنگ بنیاد رکھا۔جس کا افتتاح اکتوبر1971ء کو فرمایا۔8 مارچ 1970ء کو جامعہ نصرت اور سائنس بلاک کا سنگ بنیاد رکھا۔1970ء میں حدیقۃ المبشرین کا قیام فرمایا۔24 جون 1970ء کو مجلس نصرت جہاں قائم فرمائی۔اسی روز تعلیم الاسلام کالج کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

1970ء میں ہی حضور انور نے دَورہ یورپ اور مغربی افریقہ فرمایا جس کے دوران مسجد محمود زیورک اور محمودہال لندن کا افتتاح فرمایا۔مغربی افریقہ کے دَورہ مختلف ممالک کے صدور سے ملاقات کرکے اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔جن میں صدر نائیجیریا،صدرغانا،صدر لائبیریا،صدر گیمبیا،صدر سیرالیون وغیرہ شامل ہیں۔

خلافت ثالثہ میں مبلغین کی بیرون ممالک میں آمد و روانگی کا سلسلہ جاری رہا۔صرف 1970ء میں 14 مبلغین اشاعتِ اسلام کا فرض ادا کرکےربوہ واپس آئے اور 11 مبلغین بیرون ملک اشاعت اسلام کے لئے روانہ ہوئے۔

1974ء میں یوگنڈا کی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر شائع ہوئی۔27ستمبر1975ء کوسویڈن کی پہلی مسجد ناصر گوٹن برگ کا سنگ بنیادرکھا۔جس کا افتتاح20۔اگست1976ءکو ہوا۔1976ء میں یوروبا زبان میں نائیجیریا سےقرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا۔1979ء میں غانا سے انگریزی ترجمہ کی اشاعت ہوئی ۔ 1980ء میں بیت النور اوسلو ناروے کا افتتاح فرمایا۔نیزمانچسٹر،ہڈرزفیلڈ اور بریڈ فورڈمیں احمدیہ مشن ہاؤسز کاافتتاح فرمایا۔ 9۔اکتوبر1980ء کو سپین میں مسجد بشارت کا سنگ بنیار رکھاگیا۔جون 1982ء میں افریقہ کے ملک ٹوگو میں پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی۔1981ء میں ٹوکیوجاپان میں مشن ہاؤس کا فتتاح ہوا۔

خلافت رابعہ میں مرکز احمدیت ربوہ سے اشاعت اسلام(1982ءتا1984ء)

خلافت ثالثہ کے بعد10جون1982ء کو خلافت رابعہ کے قیام کے بعد بھی مرکز احمدیت سے اشاعت اسلام میں نمایاں ترقی ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آغاز خلافت میں28 جولائی 1982ءکودَورہ یورپ کیا اور ناروے، سویڈن، ڈنمارک، مغربی جرمنی، آسٹریا، سوئٹزر لینڈ، فرانس، لکسمبرگ، ہالینڈ، سپین، برطانیہ اور سکاٹ لینڈ تشریف لے گئے۔اسی دَورہ میں آپؒ نے 10 ستمبر 1982ء کو 700 سو سال بعد بننے والی بیت بشارت پیدرو آباد سپین کا افتتاح فرمایا۔حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نےاشاعت اسلام اوردعوت الی اللہ کے لئے خدام اور انصار کو غیر ملکی زبانیں سیکھنے کی تحریک فرمائی اور اس سلسلہ میں مرکزربوہ میں ایک ادارہ کے قیام کا بھی اعلان فرمایا۔پھر2 دسمبر 1982ء کو دُنیا کےتمام اہل علم احمدیوں کو اسلام پر جدید علوم کےذریعہ ہونیوالے حملوں کے دفاع کے لئےعلمی جہاد کی تلقین فرمائی۔

15دسمبر1982ءکو امریکہ میں پانچ نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کے قیام کی تحریک فرمائی۔1983ء میں آپؒ نے تحریک دعوت الی اللہ فرمائی۔ پھر اگست تا اکتوبر 1983ءدَورہ مشرق بعید اور دَورہ آسٹریلیا فرمایا اور بیت الہدیٰ آسٹریلیا کاسنگ بنیاد رکھا۔خلافت رابعہ کے آغاز میں مرکز احمدیت ربوہ سےحضور انور اور دیگر علماء کےدَورہ جات اور تحریر و تقریر سے اشاعت اسلام ہوئی جس کے نتیجہ میں احمدیت کا کئی علاقوں میں نفوذ ہوا۔

نئے مرکز احمدیت لندن کا قیام اور اشاعت اسلام (1984ء تا2003ء)

پاکستان میں جماعت احمدیہ پرہنٹی احمدیہ آرڈیننس کے نتیجہ میں بے جا مذہبی پابندیوں اور ناانصافیوں کے باعث 29 اپریل 1984ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ربوہ سے لندن ہجرت فرمائی اور 37 سال بعد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا مرکز لندن عطا فرمایا۔جس کے نتیجہ میں اشاعت اسلام اور تبلیغ احمدیت کا دائرہ نہایت وسیع ہوگیا اور ترقی احمدیت کا ایک اورنیا دَور شروع ہوا۔

8 مئی 1984ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اشاعت اسلام کے کام کو وسیع کرنے کے لئےایک پروگرام کا اعلان فرمایا اور اس غرض سے انگلستان اور جرمنی میں دو نئے یورپین مراکزقائم ہوئے۔ خلافت رابعہ میں فرانس، پرتگال، آئرلینڈ، بیلجیئم، پولینڈ، ترکی، البانیہ، بلغاریہ، کوسووو، بوسنیا وغیرہ میں پہلی دفعہ مشن ہاؤسز اورمساجد قائم ہوئیں۔خلافت رابعہ کے آغاز پر یورپ میں مشن ہاؤسز کی تعداد 16 تھی لیکن خلافت رابعہ کے آخر تک مشن ہاؤسز اور مساجد کی تعداد148 تک پہنچ گئی۔

20 ستمبر1986ء کو بیت السلام کینیڈا کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔3 اپریل 1987ء کو اشاعت اسلام کے لئے وقفِ نو کی انقلاب انگیز تحریک کو قائم فرمایا۔یکم اگست 1987ء کو نائیجیریا کے دو بادشاہوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں کا تبرک عطا کیا گیا۔جنوری 1988ء میں حضور انور نے مغربی افریقہ کا پہلا دَورہ فرمایا۔1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جرمنی میں 100 مساجد بنانے کی تحریک فرمائی۔ اسی سال 19۔اکتوبر1989ء کو حضور انورنے بیت الفتوح کا سنگ بنیاد رکھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ بمقام لاس اینجلس امریکہ فرمودہ 7 جولائی 1989ء میں واشنگٹن میں مرکزی مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت کو حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ بیلجیئم،مسی ساگا،قطب شمالی مساجد کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔دسمبر 1991ء میں حضور انور نے مرکز احمدیت لندن سے احمدیت کےمرکز اول قادیان کا سفر فرمایا اور جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت فرمائی۔17 اکتوبر1992بیت الذکر ٹورانٹو کا افتتاح ہوا۔31 جولائی 1993ء کو پہلی عالمی بیعت ہوئی جس میں 2 لاکھ احباب جماعت نے شرکت کی۔خلافت رابعہ کے آخر 2002ء میں یہ تعداداللہ تعالیٰ کے فضل سے 2 کروڑ تک جا پہنچی۔7 جنوری 1994ء کو ایم ٹی اے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔جس سے اسلام احمدیت کا پیغام پوری دُنیا میں پہنچا۔جنوری 1994ء میں بیت الرحمٰن میری لینڈ کا افتتاح ہوا۔2000ء میں حضور انور نے انڈونیشیا کا دَورہ فرمایا۔

غرضیکہ نئے مرکز لندن سے اشاعت اسلام کا حق پہلے سے بڑھ کر ادا ہوا۔ہجرت لندن کے بعد مختلف ممالک میں13065

نئی مساجد کا اضافہ ہوا اور 958 مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔52 زبانوں میں قرآن کریم کاترجمہ ہوااور ہجرت کے بعد 84 نئے ممالک میں احمدیت کے نفوذ کے ساتھ 35258 جماعتیں قائم ہوئیں۔

خلافت خامسہ میں مرکز احمدیت کا اشاعت اسلام میں کردار (2003ء تا2019ء)

اپریل2003ء میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مسند خلافت پر متمکن ہوئےاورمرکز احمدیت سے اشاعت اسلام کا ایک نیا بابرکت دَور شروع ہوااور اس میدان میں اس قدر نمایاں ترقیات ہوئیں جن کا اس مضمون میں احاطہ کرنا دریا کو کوزہ میں بند کرنے کے مترادف ہے۔لہٰذا یہاں چند اہم باتوں کا ہی ذکر ہوسکے گا جس سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ خلافت خامسہ میں مرکز احمدیت لندن کے ذریعہ اشاعت اسلام میں کیسی بے مثال ترقی ہوئی۔اس دَور میں ہونیوالی تبلیغی مساعی نے خلفائے راشدین اور حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دور کی یاد تازہ کردی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی جماعت احمدیہ کی ترقی اور احباب جماعت کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔سب سے پہلے آپ نے دعاؤں کی تحریکات کے بعد تربیتی، روحانی،مالی،خدمت انسانیہ کی تحریکات فرمائیں۔حضور انور نے اشاعت اسلام اوراحمدیت کا پیغام دینا کے کناروں تک پہنچانے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گزشتہ کوتاہیوں پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں اور مغفرت طلب کریں اور آئندہ ایک جوش اور ایک ولولے اور جذبے کے ساتھ احمدیت کے پیغام کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے آگے بڑھیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 8۔اکتوبر2004ء از الفضل انٹرنیشنل 7مارچ2008ء)

آپؑ نےتبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئےحضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام سے فائدہ اُٹھانے کی تحریک فرمائی۔(خطبہ جمعہ 11جون 2004ء)احمدیت کا پیغام پوری دنیا میں پہنچانے کے لیےواقفین نو کو زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔’’اس ضمن میں میں واقفین نو سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ واقفین نو جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیںاور جن کا زبانیں سیکھنے کی طرف رجحان بھی ہے اور صلاحیت بھی ہے۔ خاص طور پر لڑکیاں۔ وہ انگریزی، عربی، اُردو اور ملکی زبان جو سیکھ رہی ہیں جب سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کر لیں کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہوسکیں تبھی ہم ہر جگہ نفوذ کر سکتے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 18جون2004ء)

دنیاوی حالات کے پیش نظرجرنلزم پڑھنے کی طرف توجہ کی ہدایت فرمائی۔پھرحضور انورنےقلم کے ذریعہ جہاد کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔’’حکم اور عدل نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس زمانے میں میرے آنے کے ساتھ تیر و تفنگ تلوار بندوق کے ساتھ جہاد بند ہے اور اب جہاد کے لئے تم وہی حربے استعمال کرو جو مخالفین استعمال کررہے ہیں۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل یکم فروری 2008ء)

اسی ضمن میں انگریزی زبان دانوں کو قلمی جہاد میں شامل ہونے کا فرمایا۔پھر جب مغربی ممالک میں رسول اللہؐ کے متعلق مغرب میں توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت وغیرہ ہوئی تو حضور انور نے اس غلط پروپیگنڈہ کے ردّ کے لئے آپؐ کے محاسن سے آگاہ کرنے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کے ساتھ رسول اللہﷺ پر اعتراضات کے جواب دینے کے لیے ٹیمیں تیار کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پر نظر رکھیں......اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے لکھے ہوں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور اسی طرح لجنہ اپنی100نوجوان بچیاں تلاش کرکے ٹیم بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 18فروری2005ء)

مذہبی رہنماؤں اور سربراہان مملک کو تبلیغی خطوط

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام کی خاطر اُسوۂ رسولؐ اور سنت خلفائے راشدین کے مطابق مذہبی رہنماؤں اورسربراہان مملکت کو خطوط لکھے جن میں انہیں اشاعت توحیدواسلام اور امن عالم کے قیام کی دعوت دی۔چنانچہ 10نومبر2011ءکوپوپ بینیڈکٹ شانزدہم کے نام،26فروری 2012ء کواسرائیل کےوزیراعظم بن یامین نیتن یاہوکو،7مارچ2012ء کوایران کے صدر احمدی نژادکے نام،8مارچ2012ءکوامریکہ کے صدر بارک اوباما اورکینیڈا کے وزیر اعظم اسٹیون ہارپرکو خطوط تحریر فرمائے۔28 مارچ2012ء کوسعودی عرب کے شہنشاہ عبد اللہ بن عبد العزیز السعودکو،9اپریل2012ء کوچین کے وزیر اعظم Wen Jiabo کوخطوط لکھے۔ 15اپریل2012ء کوبرطانیہ کے وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون اورجرمنی کی چانسلر انجیلا مرکل کو16مئی 2012ء کوفرانس کے صدرکو19۔اپریل 2012ء کوبرطانیہ کی ملکہ الزبتھ دوم کو اور14 مئی2012ء کوایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کو خطوط تحریر فرمائے۔

بین المذاہب کانفرنسز، امن کانفرنسز اور امن سمپوزیمز کا انعقاد

خلافت خامسہ میں مرکز احمدیت لندن سے دُنیا میں اشاعت اسلام کےلئے ایک اور اہم ذریعہ اختیار کیا گیا جس میں بین المذاہب کانفرنسز،امن کانفرنسز اور امن سمپوزیمز وغیرہ کا انعقاد ہوا۔جن میں اسلام کو امن کا مذہب بیان کرکے اسلامی تعلیمات کو مان کر اس پر عمل کرنے اور اس کے ذریعہ سے امن عالم کے حصول کی کوششوں کی طرف توجہ دلائی۔چنانچہ 25 اپریل 2004ء کو نیشنل سالانہ امن سپوزیم کا انعقاد ہوا۔29 مارچ2008ء کو خلافت جوبلی کانفرنس منعقد ہوئی۔23 مارچ 2013ء کو دسواں نیشنل امن سمپوزیم ہوا۔اس کے علاوہ احمدیہ مسلم امن ایوارڈز اور انعامات بھی تقسیم ہوئے۔

دورہ جات و خطابات

خلافت خامسہ میں مرکز احمدیت سے حضور انور نے اشاعت اسلام کی غرض سے مختلف ممالک میں دورہ جات فرمائے اورپارلیمنٹس میں خطابات فرمائے۔چنانچہ 22اکتوبر2008ء کوبرطانوی پارلیمنٹ،ہاؤسز آپ پارلیمنٹ میں پُراثرخطاب فرمایا۔پھرجماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح(لندن)میں نویں سالانہ امن سمپوزیم میں حکومتی وزراء اور دیگر حکومتوں کے سفراء ،برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران،لندن اور شہر کی معزز شخصیات کوامن عالم کے قیام کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا۔20 ستمبر2011ء کویورپین پارلیمنٹ برسلز(بیلجیئم)میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے متعلق پر شوکت تقریب ہوئی۔27 جون 2012ء کو کیپیٹل ہل واشگٹن ڈی سی میں اور4 دسمبر2012ء کو یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور کا خطاب ہوا۔

مساجد کی تعمیر

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشاعت توحیدواسلام کی غرض سے مساجد کی تعمیر کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جرمنی میں 100 مساجد والی تحریک پر تیزی سے کام کرنے کی تلقین کی اور خلافت خامسہ کے دور میں جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنانے کی تحریک فرمائی۔پھر ہارٹلے پول اور بریڈ فورڈ کی مساجدکے لئے چندہ کی تحریک فرمائی۔ویلنشیا سپین میں مسجد بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ہالینڈ میں مساجد کی تعمیر کی تحریکات فرمائیں۔نیزپرتگال اور برلن میں مسجد کی تحریک فرمائی۔

ان تحریکات کے نتیجہ میں کثیر تعداد میں مساجد کی تعمیر ہوئی۔چنانچہ 3اکتوبر2003ء کومسجد بیت الفتوح لندن کا افتتاح ہوا۔پھرمسجد بیت النور کیلگری کینیڈا اور17اکتوبر2008ء کومسجد خدیجہ برلن جرمنی کا افتتاح ہوا۔ مسجدابوجا نائیجیریاکا افتتاح 29اپریل2008ءکو ہوا۔ 7نومبر2008ء کومسجد المہدی بریڈ فورڈ UK اور29مارچ2013ء کو بیت الرحمان ویلنشیا سپین 29مارچ2013ء کے افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی۔

جامعات احمدیہ کا قیام

خلافت خامسہ کے دور میں جامعہ احمدیہ قادیان حضور انور کی ہدایت پر سرائے طاہر میں منتقل کر دیا گیا اوراشاعت اسلام کے لئے مبلغین کی ضرورت کے پیش نظر جامعہ احمدیہ قادیان اور ربوہ کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی جامعات قائم ہوئے۔جامعہ احمدیہ کینیڈا کا اجراء 7ستمبر2003ء کو خلافت خامسہ کے دور میں مسی ساگا کے جماعتی سنٹر بیت الحمد میں ہوا۔ستمبر2012ء میں یہ جامعہ ایوان طاہر کی تیسری منزل پر منتقل کر دیا گیا۔

جامعہ احمدیہ برطانیہ کا افتتاح حضور انور نے ستمبر2005ء میں فرمایا۔جامعہ احمدیہ انٹر نیشنل غانا کی عمارت52ایکڑ رقبہ پر تعمیر ہوئی جس کا افتتاح 26اگست 2012ء کو جناب ڈاکٹر مولوی عبد الوہاب آدم امیر جماعت غانا نے فرمایا۔جامعۃ المبشرین(احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج) کا اجراء21 مارچ1966ء کو سالٹ پانڈ میں ہوا۔ 14مارچ2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ یکم مارچ 2005ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعۃ المبشرین میں مدرسۃ الحفظ کا آغاز فرمایا۔جامعہ احمدیہ جرمنی 7000 مربع فٹ رقبہ پر تعمیر ہوا جس کا افتتاح حضور انور نے17دسمبر2012ء کو فرمایا۔

عربوں میں تبلیغ احمدیت

خلافت خامسہ میں عربی زبان میں اسلام کے خلاف حملوں کا جواب خودحضورانورنے اپنے خطبات اور خطابات میں دیئے اور اس بارہ میں پروگرام تیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔اس طرح متعددپروگرامز کی سیریز شروع کی گئیں جن میں’’اجوبۃ عن الایمان‘‘اور’’الحوار المباشر‘‘شامل ہیں۔پھرخلافت خامسہ میں ہی مکمل عربی چینل MTA3کا اجراء ہوا جس پر24گھنٹے عربی پروگراموں کی نشریات کا آغاز ہوا۔جس کا عرب دُنیا پر مثبت اثر ہوا۔ایسے ہی دوسرے کئی لائیو پروگرام شروع ہوئے۔جس کی وجہ سے عرب ممالک میں بیعتیں ہوئیں اور عرب ممالک میں متعددجماعتیں قائم ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عہد خلافت کے شروع میں حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو وسیع پیمانے پر عربوں میں پہنچانے کے لیے عربی کتب اور لٹریچر کی اشاعت کا ارشاد فرمایاتھا۔چنانچہ اب تک کثیر تعداد میں جماعتی تصنیفات کے عربی تراجم شائع ہوچکے ہیں۔

خلافت خامسہ میں اشاعت اسلام کی ہونیوالی مساعی اور ان کے نتائج (2018ء تک)

خلافت خامسہ میں مرکز احمدیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں اشاعت اسلام میں جو مساعی جلیلہ ہوئیں اُن کے نتیجہ میں دُنیا کے212ممالک میں احمدیت قائم ہوچکی ہے۔صرف سال 2018ء میں ہی پاکستان کے علاوہ دُنیا میں 899 باقاعدہ نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور411نئی مساجد جماعت احمدیہ کو ملیں۔اب تک 2826 مشن ہاؤسزقائم ہوچکے ہیں۔2018ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 75زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ طبع ہو چکا ہے۔

سال 2018ء میں مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل فری لٹریچر ،کتب ، فولڈرز اور پمفلٹس کے ذریعہ ایک کروڑ 42لاکھ 27ہزار 893افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کاپیغام پہنچایا گیااور مختلف ممالک میں قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کی نمائشوں کے ذریعہ 38لاکھ 85ہزار 367افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ 15ہزار 25بکسٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ 41لاکھ 93ہزار 944افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح عربی ،فرنچ،رشین،ٹرکش،ڈیسکز کے تحت کتب اور لٹریچر شائع ہورہا ہے اور خطبات جمعہ کا ان زبانوں میں ترجمہ لوگوں تک لائیو سنایا جارہاہے۔خدمت دین کے لئے وقف ہونے

والے دُنیا بھر میں واقفین نو کی کل تعداد 66ہزار 525 ہے۔ جس میں سے 39ہزار 814 لڑکے ہیں اور 26ہزار 711لڑکیاں ہیں ۔

جماعتی مرکزی ویب سائیٹ میں قرآن کریم و کتب احادیث وجماعتی لٹریچر موجود ہے جس سے پوری دُنیا کے لوگ استفادہ کررہے ہیں۔ریویو آف ریلجنز اور ہفت روزہ الحکم بھی اشاعت اسلام میں پہلے سے بڑھ کر ممدو معاون ہیں۔ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے اشاعت اسلام میں نمایاں اضافہ ہورہا ہے۔ ایم ٹی اے اولیٰ ، ایم ٹی اے ثانیہ ، ایم ٹی اے العربیہ ، ایم ٹی اے افریقہ 1، ایم ٹی اے افریقہ 2 پر 17 مختلف زبانوں میں خطبات جمعہ براہ راست نشر کیاجاتا ہےاوراس کے ذریعہ سے بیعتیں بھی ہورہی ہیں۔مرکز احمدیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رہنمائی اور ان تبلیغی ذرائع سے ہر سال لاکھوں افراد احمدیت قبول کرنے کی سعادت پارہے ہیں۔صرف2018ءمیں ہی129 ممالک سے تقریباً 300اقوام کے6لاکھ 47ہزار سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی۔

لندن سے اسلام آباد میں مرکز کا منتقل ہونااور اشاعت توحید و اسلام(15اپریل2019ء تاحال)

15۔اپریل2019ء کے بابرکت دن قریباً35 سال بعد مرکز احمدیت مسجد فضل لندن سے اسلام آباد ٹلفورڈ منتقل ہوا۔یوں خلافت خامسہ میں اشاعت اسلام اور جماعت احمدیہ کی ترقیات کا ایک نیا دَور شروع ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے16 سال احاطہ مسجد فضل لندن میں قیام کے بعد اسلام آباد کو نیامرکز احمدیت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

’’اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کو پہلے سے زیادہ وسعت فرمائے اور ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بنے...... اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اوروہاں منتقل ہونے کو ہرلحاظ سے بابرکت فرمائے۔آمین‘‘ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12 اپریل2019ء)

نئے مرکز احمدیت اسلام آباد میں مسجد مبارک کا باقاعدہ افتتاح رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں مورخہ 17 مئی 2019ء بروز جمعۃالمبارک کو ہوا۔حضور انور نے خطبہ جمعہ میں دیگر نصائح کے ساتھ نئے مرکز احمدیت کے حوالہ سے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ

’’توحید سے خالی اور شرک سے بھرے ہوئے دُنیا کے اس خطّے میں نئے مرکز کے ذریعے خداتعالیٰ نے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ نئے عزم کے ساتھ دُنیامیں توحید کے پھیلانے کا کام کریں ۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ17 مئی 2019ء)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نےمورخہ 14 جون 2019ء بروز جمعۃ المبارک مسجد بیت الفتوح میں ’’التقویٰ‘‘ کی ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔جس کے بعد حضورِ انورنے الفضل انٹرنیشنل کی جدید ویب سائٹ www.alfazl.com اورموبائل فون اپلیکیشنز کا اجراء فرمایا۔الفضل انٹرنیشنل خلافت خامسہ میں حضور انور کی رہنمائی میں ہفت روزہ سے سہ روزہ میں بدل چکا ہے جو شروع سے ہی اشاعت اسلام میں ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔

نئے مرکز احمدیت اسلام آباد،ٹلفورڈ سے حضور انور کا پہلا بیرون ملک دورہ جرمنی2 جولائی 2019ء کو ہوااور آپ جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکزبیت السبوح جرمنی تشریف لےگئے۔اوریوں نئے مرکز احمدیت سےاشاعت توحیداوراسلام کا اہم فریضہ پہلے سے بڑھ کر احسن رنگ میں ادا ہورہا ہے۔

پس مرکز احمدیت سے قادیان جیسی گمنام بستی مرجع خلائق خواص و عام ہوئی،ربوہ جیسا بے آب و گیاہ علاقہ دینی و دُنیاوی لحاظ سےسرسبز و شاداب ہوا،ساؤتھ فیلڈز جیسا لندن کاعام شہر بین الاقوامی سطح پر مشہورومعروف ہوگیا اور اب اسلام آباد ٹلفورڈ کی زمین کوحضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت قدموں سے برکت نصیب ہوئی جس کے عظیم الشان اثرات ہر چڑھتے دن کے ساتھ ہم دیکھتے چلے جارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس نئے مرکزاحمدیت سے اسلام کی تبلیغ کو زیادہ وسعت دے اور ہم سب کو نئے عزم کے ساتھ دُنیا میں توحید کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سجدہ سہو کب ادا کرنا چاہئے؟

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَکُنۡ مِّنَ السّٰجِدِیۡنَ۔ ترجمہ: پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔

(الحجر: 99)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِأَوَاحِدَةً صَلّٰى أَمْ ثِنْتَيْنِ

جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے در میان شک ہو جائے اور وہ نہ جانتا ہو کہ اُس نے دورکعات ادا کی ہیں یا ایک تو وہ اُسے ایک رکعت شمار کرے اور جب اُسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اُس نے دورکعت ادا کی ہیں یا تین تو وہ اُنہیں دو رکعتیں شمار کر لے اور اگر وہ نہ جانتا ہو کہ اُس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار تو وہ اُنہیں تین رکعتیں شمار کر لے۔ پھر جب وہ اپنی نماز مکمل کر لے تو بیٹھے بیٹھے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کر لے۔

(مسند احمد، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، حدیث عبد الرحمن بن عوف)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ۔

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےظہر کی پانچ رکعات ادا کیں تو (نماز کے بعد) آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کون سا اضافہ ؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ آپؐ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سجدات سہو ادا کئے (اور سلام پھیرا)۔

(صحیح البخاري، کتاب الجمعۃ، باب اذا صلی خمسا)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں۔ آپؐ کو یاد دلایا گیا کہ آپؐ نے سہواً دو رکعتیں ادا کی ہیں فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں مزید ادا کیں پھر سلام پھیرا اور دو سجدات سہو ادا کئے۔

(البخاري، الأذان باب ھل یا خذ الإمام اذا شک)

حضرت عبد اللہ بن بُحَیْنَۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نماز میں صرف دو رکعتیں پڑھائیں اور آپؐ قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے (سیدھے) کھڑے ہو گئے تو صحابہ کرامؓ بھی آپؐ کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ختم کر لی اور سلام پھیرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بجائے اللہ اکبر کہا اور پھر بیٹھے بیٹھے سجدے میں چلے گئے اور دو سجدات سہو ادا کئے اور اس کے بعد سلام پھیرا۔

(صحیح البخاري، کتاب الجمعۃ باب ما جاء فی السھو)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخر کیا بات ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ آپؐ نے اتنی رکعتیں ادا کی ہیں۔ یہ سُن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں موڑے اور قبلہ کی طرف رُخ کر لیا اور دو سجدات سہو ادا کئے اور سلام پھیرا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں پہلے ہی ضرور کہہ دیتا ، لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا آدمی ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ اس لئے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلایا کرو اور اگر تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ تواُسوقت ٹھیک بات سوچ لے اور اُسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو کے) کر لے۔

(صحیح البخاري، کتاب الصلاۃ، التوجه نحو القبلۃ)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں نماز پڑھائی ، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں بھول گئے فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے دو سجدے کئے پھر تشہد بیٹھے پھر سلام پھیرا۔

(سنن الترمذي، کتاب الصلاۃ باب ما جاء في التشھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔ سجدۂ سہو اُس غلطی کی بناء پر ہوتا ہے جو قائم ہو جائے ۔ مثلاً ایک شخص نے پہلی رکعت کے سجدوں کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا تھا لیکن غلطی سے وہ بیٹھ گیا۔ اس صورت میں اگر تشہد شروع کرنے سے پہلے اُسے اپنی غلطی کا علم ہو گیا اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا تو نماز کے بعد اُسے سجدہ سہو ادا نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر اُسے اپنی غلطی کا احساس اُس وقت ہوا جبکہ اُس نے تشہد پڑھنا شروع کر دیا تو پھر اُسے کھڑا نہیں ہونا چاہئے بلکہ بیٹھے رہنا چاہئے۔ اس صورت میں نماز کے بعد سجدۂ سہو ادا کرنا ضروری ہو گا۔ پس سجدہ ٔ سہو اُسی صورت میں ہے جبکہ کوئی غلطی ہو جائے اور پھر وہ غلطی استحکام پکڑ جائے۔ اگر استحکام نہیں پکڑتی اور اُس غلطی کا احساس ہو جاتا ہے تو اس صورت میں اُسے دُرست کر لینا چاہئے اور سجدہ ٔ سہو ادا نہیں کرنا چاہئے۔ (فرموداتِ مصلح موعود ص 89-88)

بقیہ از صفحہ12۔بعض ذہنی امراض اور ان کا روحانی علاج

خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتی ہے، وہ نا امیدی کے لمحات میں یقین رکھتی ہے کہ یہ مشکل حالات ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ مشکل اس کو تقویٰ میں بڑھانے والی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ یقین سے دلوں کو تسکین دے رہا ہے وہیں اس نے مردوں اور معاشرے میں دوسرے افراد کوعورت کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ میں خدا تعالیٰ مردوں اور عورتوں کو حیاء کا دامن تھامنے کا حکم دیتا ہے، کیونکہ جس معاشرے میں حیاء ہو وہاں جنسی بےراہروی کے پھیلنے کے خدشات کم ہوجاتے ہیں۔ اس ذریعے سے اسلام عورت کی عصمت کی حفاظت کرتا ہے جس کے نہ ہونے سے سنگین نتائج سامنے آتے ہیں۔ اسی طرح اسلام طلاق اور خاوند کی وفات کی صورت میں عورت کو معاشی طور پر حقوق دیتا ہے جو اس کی اس فکر کو دور کرتا ہے کہ وہ تن تنہاء اپنے بچوں کی پرورش کیسے کرے گی۔ پھر آخر میں وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ کا حکم دے کر صبر کی تلقین کردی کہ یہ مشکلات عارضی ہیں اور یقیناً ایسے حالات میں صبر کرنے والا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

پس خدا نے انسان کو تمام طریق سکھلادیئے جواُوپر بیان کی گئی تمام وجوہات کو دُور کرنے والے ہیں اور انسان کو ان تمام پریشانیوں سےدُور کرنے والے ہیں جو اُس کو ڈیپریشن اور دیگر ذہنی امراض میں مبتلا کرنے والی ثابت ہوتی ہیں اور اگر کوئی اس میں مبتلا بھی ہوجائے تو ایک مومن عورت کی شان ہے کہ وہ خدا کے حضور جھکتے ہوئے اور اس سے مدد چاہتے ہوئے اس کا مقابلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام حکموں پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ ایک خوشگوار معاشرہ وجود میں آسکے۔ آمین

محمد محمود طاہر

مکرم محمد ابراہیم شمس کا ذکر خیر

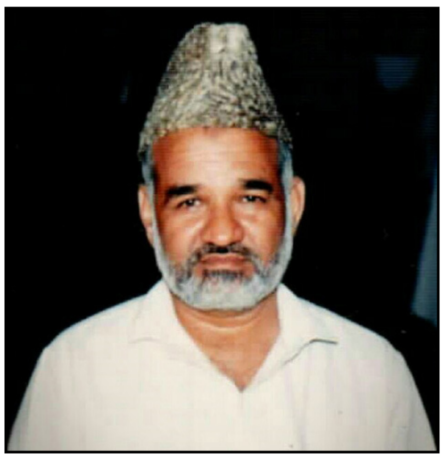

خاکسار کے سب سے چھوٹے چچا مکرم محمد ابراہیم شمس ابن الحاج میاں پیر محمد آف مانگٹ اُونچے 14۔اگست 1936ء کو مانگٹ اُونچہ کے ایک مخلص اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔نیک والدین کے زیر سایہ پرورش پائی ۔ آپ کا گھرانہ نیکی ، تقویٰ اور اخلاص کی وجہ سے قابل احترام تھا۔آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ تقسیم ملک سے پہلے تقریباً ایک سال قادیان میں بھی زیر تعلیم رہے۔ مڈل اپنے گاؤں سے پاس کیا اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک کیا۔ ایف اے کیلئے تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوئے لیکن امتحانات سے قبل شدید زکام کے حملہ کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اپنے بڑے بھائی مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر کے مالی تعاون سے آپ نے رحمت بازار ربوہ میں ''ربوہ آئرن سٹور'' کے نام سے کاروبار کا آغاز کر دیا۔ دکان کے عقبی جانب دارالرحمت غربی میں آپ کی رہائش تھی۔

محلہ دارالرحمت غربی میں رہائش کے زمانہ میں آپ خدام الاحمدیہ کے مستعد رُکن تھے ۔پھر آپ زعیم خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی بھی رہے۔دارالرحمت غربی میں آپ کے زمانہ کے خادم محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق اکثر میرے ساتھ تذکرہ کیا کرتے ہیں کہ آپ کے چچا مکر م محمد ابراہیم شمس ہمارے زعیم ہوا کرتے تھے۔اسی کاروبار کے زمانہ میں 31 دسمبر 1958ء کو آپ کی شادی ہوئی اور پھر فیملی بھی دارالرحمت غربی میں آپ کے ساتھ 1963ء تک رہی۔شروع میں کاروبار اچھا چل نکلا تھا لیکن پھر اس میں لوگوں نے اُدھار مال لینا شروع کیا تو کاروبار کمزور پڑ گیا جس کی وجہ سے آپ نے آئرن سٹور بند کر دیا اور آپ ربوہ سے کراچی منتقل ہو گئے۔

کراچی جانے کا قصّہ بھی دلچسپ اور ایمان افروز ہے ۔ آپ نے جب ربوہ آئرن سٹور بند کیا تو کچھ عرصہ کے لئے آپ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھی ملازم رہے۔ لیکن پھر اپنے گاؤں مانگٹ اُونچے چلے گئے ۔ گاؤں جانے سے پہلے آپ کی اہلیہ بشریٰ بیگم حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کے گھر گئیں اور ان کی بیٹی زینب بی بی سے ملاقات ہوئی ۔ اُن کو آپ نے دُعا کے لئے کہا کہ کاروبار ختم ہوگیا ہے۔ راجیکی صاحب کے گھر آنا جانا تھا اور بہت اچھے مراسم تھے۔ راجیکی صاحب کی بیٹی کو آپ خالہ کہا کرتی تھیں۔اُنہوں نے دُعا کی تو اُنہیں خواب میں نظارہ دکھایا گیا کہ بشریٰ بیگم سمندر کنارے کھڑی ہیں ۔ خواب میں اُنہوں نے پوچھا کہ بشریٰ تم یہاں کیوں کھڑی ہو تو جواب دیا خالہ جان اِدھر میرا گھر ہے۔بشریٰ بیگم جب اپنے گاؤں سے واپس آکر خالہ جان کو ملی تو اُنہوں نے یہ خواب سنایا اور کہا کہ آپ لوگ یا ڈھاکہ چلے جاؤ یا کراچی ۔ خداکا کرنا ایسا ہوا کہ جب آپ واپس گاؤں گئیں تو ہمارے تایا جان مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر بھی گاؤں والدین کو ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ہمارے دادا الحاج میاں پیر محمد نے اُن سے کہا کہ عزیزم ابراہیم کو اپنے ساتھ کراچی لے جاؤ پڑھا لکھا ہے وہاں کوئی نوکری کرے گا۔چنانچہ آپ کراچی چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد فیملی بھی کراچی شفٹ ہوگئی۔ کراچی میں آپ کی پہلی رہائش نیول کالونی سمندر کنارے پر تھی۔یوں راجیکی صاحب کی بیٹی کا وہ خواب بھی پورا ہوا اور آپ کا کراچی جانا بھی آپ اور آپ کی فیملی کے لئے باعث برکت ثابت ہوا۔مانگٹ اُونچے میں آپ کی فیملی ، اہلیہ اور 2بچے تقریباً ایک سال مقیم رہے۔

1967ء میں آپ دستگیر منتقل ہو گئے اور تمام عمر دستگیر کے علاقے میں رہائش رہی۔ کراچی میں پہلے تو آپ نے اپنے بڑے بھائی محترم چوہدری سلطان احمد طاہر کے ساتھ کام کیا جو کہ کنسٹرکشن کی ٹھیکیداری کرتے تھے۔پھر آپ نے دستگیر میں جنرل اینڈ کریانہ کا کاروبار شمس پرویژن اینڈ جنرل سٹور کے نام سے شروع کیا جو علاقہ میں بہت معروف سٹور تھا ۔ کئی لوگوں کی ڈاک اس سٹور کے پتہ پر آیا کرتی تھی۔ آپ ساری عمر اپنے اسی کاروبار سے منسلک رہے۔ آپ کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ 1968ء کے بعد میں نے اپنا زیور 4 سو روپے میں فروخت کر کے دستگیر کے نواحی علاقے گوہر آباد میں پلاٹ خرید کر وہاں ایک کچا کمرہ ڈالا اور ہم وہاں منتقل ہوگئے اور پھر آہستہ آہستہ مکان کی تعمیر ہوتی رہی۔اس مکان میں آپ سولہ سال تک مقیم رہے۔ اس سے پہلے چوہدری سلطان احمد طاہر کی دکان واقع دستگیر کی بالائی منزل پر رہائش پذیر تھے۔

جماعت دستگیر میں آپ محاسب اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمات بجالا تے رہے۔ چندہ اکٹھے کرنے میں معاونت کرتے رہے۔ رشتہ ناطہ میں آپ کی اہلیہ بھی آپ کی معاونت کرتی تھیں۔وفات کے وقت آپ رشتہ ناطہ کے سیکرٹری تھے ۔ آپ کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ ہم میاں بیوی نے مل کر 50 کے قریب رشتے کروائے ہیں جو الحمدللہ کامیاب زندگی گزاررہے ہیں۔آپ ایک پُر جوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعوت الی اللہ کو باثمر بھی کیا اورالحمدللہ آپ کو 7 بیعتیں کروانے کی توفیق ملی۔پابندیوں کے باوجود حکمت عملی کے ساتھ آپ نے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔ٹی وی عام ہونے سے قبل آپ کی دکان پر ریڈیو موجود تھا جس کی وجہ سے خبریں سننے کے لئے اِرد گرد کے لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے اور یوں وہاں کھل کر تبلیغ کرنے کا موقع میسر آ جاتا۔

آپ کی اہلیہ صاحبہ نے گھر میں سکول کھولا ہوا تھا جس میں علاقے کے غریب گھرانوں کے بچے تعلیم پاتے تھے۔آپ گھر میں بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا کرتی تھیں اس وجہ سے آپ کا گھر مخالفین کے نشانے پر بھی تھا ۔چنانچہ 1974ء کے پُر آشوب دَور میں ایک دفعہ عصر کے بعد آپ کے گھر پر سینکڑوں مخالفین کا جلوس حملہ آور ہو گیا۔ جلوس میں اشتعال انگیز تقاریر لاؤڈ سپیکر پر کی گئیں۔ آپ سب افراد خانہ گھر میں محبوس ہو کر رہ گئے اور دُعاؤں میں لگ گئے۔نماز مغرب گھر میں باجماعت پڑھی گئی ۔ خدائی مدد اس طرح آئی کہ آپ کی پڑوسن جلوس میں گئی اور اُن کو کہہ آئی کہ ان پر حملہ نہ کرنا ان کے پاس اسلحہ ہے اگر وہ چل گیا تو ہم سب کا نقصان ہو جائے گا۔یہ سن کر جلوس منتشر ہوگیا۔ یہ خدائی مدد اور رُعب کے ذریعہ نصرت کا نظارہ تھا جو آپ سب نے مشاہدہ کیا۔

اسی طرح گوہر آباد دستگیر کی مسجد میں ایک بار مولوی نے اعلان کیا کہ ایک قادیانی عورت بچوں کو پڑھا رہی ، قرآن سکھا رہی ہے وہ اُنہیں مرزائی کرنا چاہتی ہے تم اپنے بچوں کو اُس کے پاس نہ بھیجو۔اس پر محلے کی غیر از جماعت عورتیں مولوی کے پاس گئیں کہ جو کام وہ احمدی خاتون کررہی ہے تم اپنی بیوی کو کہو کہ وہ کرے اور ہمارے بچوں کو پڑھائے، ہماری میتوں کو غسل دے ۔چنانچہ اس پر مولوی کے اعلان بے اثر ہوگئے۔اللہ تعالیٰ نے دہشتگردی کے ایک واقعہ میں بھی آپ کو اور آپ کے بیٹے کو محفوظ رکھا۔اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ 27۔اپریل 1994ء کو بیت النصرت دستگیر کراچی میں نماز فجر کے وقت دہشتگردوں نے کلاشنکوف سے فائرنگ کردی ۔ اللہ کے فضل سے کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔امام الصلوٰۃ مکرم صغیر احمد چیمہ گولی سے زخمی ہوئے۔ بعض گولیوں نے دیواروں سے ٹکرا کر بعض نمازیوں کو زخمی کیا۔ ان زخمیوں میں مکرم محمد ابراہیم شمس اور آپ کے بیٹے ناصر محمود ظفر بھی شامل تھے۔

(تاریخ احمدیت کراچی جلد2صفحہ714)

بیت العزیزعزیز آباد کراچی کی تعمیر کے وقت آپ کو اپنے بھائی چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب کے ساتھ معاونت کی توفیق ملی۔ لیبر اور بلڈنگ مٹیریل کی آپ نگرانی کرتے تھے۔ اسی طرح آپ کے بھائی مکرم محمد حنیف قمر ڈرافٹسمین کو جو چھٹیوں میں کراچی گئے ہوئے تھے بیت العزیز کے نقشہ کی ڈرائنگ بنانے کی توفیق ملی۔ یوں بیت العزیز کی تعمیر میں 3 بھائیوں کو خدمت کا موقع ملا۔

25۔دسمبر2003ء کو محترم محمدابراہیم شمس نے 67سال کی عمر میں وفات پائی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔آپ کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ آپ کہا کرتے تھے کہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں لیکن مجھے موت کا کوئی ڈر نہیں۔موت تو ایسے آنی ہے جیسے اُونگھ آتی ہے اور پھر دوسرے جہان میں آنکھ کھل جائے گی۔آپ کو بالکل اسی طرح موت کا پروانہ آیا۔ وفات کے روز معمول کے مطابق مسجد جا کر نماز فجر باجماعت ادا کی۔آپ کی طبیعت خراب ہوئی تو ہسپتال لے جانے کے لئے تیاری کی تو اس وقت آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کو کہا کہ میں نے ہسپتال سے واپس نہیں آنا۔ (آپ کو شاید آخری وقت کا علم ہو گیا تھا) ۔آپ اپنے قدموں پر چل کر ٹیکسی میں بیٹھے اور باتیں کرتے ہنسی خوشی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ہسپتال میں میت کفنانے والے ایک سٹاف نے کہا میں روزانہ کئی میتوں کو دیکھتا ہوں ایسا پُر نور اور پُر سکون چہرہ بھی نہیں دیکھا معلوم ہوتا ہے بہت نیک آدمی تھے۔

محترم محمد ابراہیم شمس خدا ترس، متقی،غریبوں کے ہمدرد اور جماعت کے فدائی تھے۔ ساری عمر خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کے لئے وقف رہی۔آپ کے زُہد وتقویٰ اور نماز باجماعت کے سبھی گواہ ہیں۔ کراچی جیسے مصروف شہر میں پانچوں وقت مسجد میں جا کر نمازادا کرنا یہ اپنی ذات میں ایک مجاہدہ ، قربانی ، عزم و ہمت اور استقلال پر دلالت کرتا ہے۔یہ آپ ہی کا کمال تھا۔ اس کو میں نے خود بھی مشاہدہ کیا ہے۔ نماز ظہر و عصر ، مغرب و عشاء تو کاروبار

کے دوران آتی تھیں۔آپ کاروبار سے اُٹھ کر مسجد نصرت دستگیر میں نماز باجماعت کے لئے جایا کرتے تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس کا عادی بنایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے بچے بھی پابند صوم وصلوۃ ہیں۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد میں باقاعدہ تھے اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے راز و نیاز کیا کرتے تھے۔

آپ کے گھر کا ماحول خالصتاًمذہبی تھا ۔ جماعت کے ساتھ وابستگی مضبوط جڑوں کی مانند پیوست تھی۔آپ کے ایک بیٹے کو مربی سلسلہ بننے کی توفیق ملی جبکہ ایک بیٹی واقفہ نو مع خاوند طاہر ہارٹ میں خدمات بجالا رہی ہے۔ باقی اولاد بھی خدمتِ دین کے ساتھ اپنی گہری وابستگی رکھے ہوئے ہے۔آپ اورآپ کی اہلیہ نے اپنے گھر کو حقیقی احمدی گھرانہ بنائے رکھا جس میں جماعتی روایات کی پاسداری ہوتی تھی۔جہاں سادگی ان کا شعار اور خدمتِ دین ان کا شیوہ تھا۔بجا طور پر آپ کا گھرانہ مستقل مزاجی کے ساتھ بیت النصرت دستگیر کی رونق رہا۔الحمدللہ کہ تیسری نسل میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے اور آپ کے 2 پوتے جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ کے بچوں کا وقف بھی آپ کو ایک خواب میں دکھایا گیا۔جب آپ کا مربی سلسلہ بیٹا شاہد محمود بدر 10 سال کا تھا تو آپ نے خواب دیکھی کہ آپ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور دو بچے پیش کئے ہیں۔ ایک بچے کو حضور نے گود میں لے لیا اور ایک بچہ ذرا ہٹ کر کھڑا ہے ۔ جس بچے کو گود میں لیا اس کو اپنے ہاتھ سے کوئی چیز کھلا رہے تھے۔ اس نظارہ کے بعد آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے بعد آپ نے اہلیہ کو کہا کہ میرے دو بچے واقفِ زندگی ہوں گے اور اللہ ہمیں ایک مزید بچہ عطا کرے گا۔ اس خواب کے بعد تحریک وقفِ نو کا اعلان بھی ہوا۔اللہ تعالیٰ نے دسمبر1987ء میں آپ کو بیٹی عطا کی اور وہ الحمدللہ تحریک وقفِ نو میں شامل ہوئی۔آپ کے بیٹے شاہد محمود بدر کو مربی سلسلہ بننے کی توفیق ملی اورواقفہِ نو بیٹی سائرہ کو ریسپیریٹری تھراپی میں بی ایس کرنے کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔نیز اس کے شوہر حماد احمد ریحان واقفِ نو طاہر ہارٹ کے شعبہ اکاؤنٹس میں خدمت کر رہے ہیں۔

مہمان نوازی آپ کا بڑا وصف تھا۔ مجھے یاد ہے 1978ء میں جب میں پانچویں جماعت میں داخلہ کے لئے بشیر آباد سے کراچی چلا گیا تو اس وقت آپ سے پہلی بار میں دکان پر ملا۔آپ بڑی محبت کے ساتھ ملے اور مہمان نوازی کی۔میں بچہ تھا دکان میں سجے مرتبانوں سے ٹافیاں نکال کر مجھے دیں ۔ پھر جب جواں عمری میں جانا ہوا تو آپ کو لڈ ڈرنک پیش کیا کرتے تھے۔اسی طرح گھر میں بھی فوراً مہمان نوازی کے لئے پھل وغیرہ پیش کردیتے تھے۔ روزگار کے سلسلہ میں کئی لوگوں کا باہر سے کراچی آنا جانا رہتا تھا ، اُن کو اپنے گھر میں بھی رکھتے رہے اور اُن کی مہمان نوازی اور معاونت کرتے رہے۔

غریب پروری کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنی دکان سے کئی بیوگان کے لئے خاموشی کے ساتھ راشن جاری کیا ہوا تھا۔یہ گھر والوں کو بھی نہیں بتایا تھا۔ ان خواتین نے اس بات کا ذکر کیا ۔ صبح دکان پر جاتے اور صفائی کرنے کے بعد پرندوں کو دانہ ڈالا کرتے تھے۔ بہت رحم دل تھے ایک بار علاقے میں پٹھانوں کے خلاف شورش ہوئی۔ ایسے میں آپ نے اُن کو اپنی دکان میں چھپا دیا اور دکان کو تالا لگادیا۔ حالات ٹھیک ہونے پر آپ نے اُنہیں کہا کہ اب آپ اپنے آبائی علاقہ چلے جائیں۔آپ کے ایک پلاٹ پر ایک غریب نے جھونپڑی ڈال لی لیکن آپ نے اس کو منع نہ کیا لیکن اس نے آپ کی نیکی سے ناجائز فائدہ اُٹھایا اور بدنیت ہو گیا اور پلاٹ پر مستقل قبضہ کر لیا۔

محلہ اور دکان کے ہمسایوں سے بہت حسنِ سلوک کرتے اور اُن سے اچھے تعلقات اُستوار کئے ہوئے تھے۔آپ کی دکان کے سامنے غیر از جماعت کی بہت بڑی مسجد تھی ۔اس کے مولوی اور موٴذن سے بہت اچھا تعلق تھا۔ چنانچہ اس مسجد کا مولوی آپ کی خوشدامن کی وفات پر تعزیت کے لئے دکان پر آیا۔خدمتِ خلق کے کاموں میں بھی آپ پیش پیش رہتے، غریبوں کے بچوں کے داخلہ کا معاملہ ہو یا راہگیر کو راستہ بتانا ہوتا اکثر اوقات ان کو ان کی منزل پر چھوڑ کر آتے تھے اور بزرگ دوستوں کو اپنی موٹر سائیکل پر مسجد لے جاتے ۔ مسجد کی دریاں اور صفیں اپنے خرچ پر صاف کروایا کرتے تھے۔بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھا اور اُنہیں ہمیشہ تلقین کی کہ کسی غلط بیانی سے کام نہیں لینا۔پڑھائی کے معاملہ میں سختی سے بھی سمجھاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ساری عمر زہد و تقویٰ ، امانت داری اور جماعتی خدمت میں گزاری۔لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔آپ خود نیکی پر قائم رہے اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

31دسمبر 1958ء کو آپ کی شادی آپ کی خالہ محترمہ حسین بی بی اہلیہ مکرم امام دین گوندل آف پیر کوٹ کی چھوٹی بیٹی مکرمہ بشریٰ بیگم کے ساتھ ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹے اور 3 بیٹیوں سے نوازا ہے۔

1۔ مکرمہ نعیمہ فرحت مرحومہ اہلیہ منور احمد سعید

2۔ مکرم طارق محمود بدر آف کراچی حال مقیم لندن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کراچی میں ضلعی سیکرٹری مال اور سیکرٹری وصایا رہ چکے ہیں اور خدمت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔تاریخ احمدیت کراچی جلد 2 صفحہ 1185 پر آپ کی خدمات کا تذکرہ طبع شدہ ہے۔آج کل آپ چیریٹی واک زیر انتظام انصاراللہ برطانیہ کے فنانشل کنٹرولر ہیں۔ نیز نائب قائد مال انصار اللہUK اور مقامی جماعت میں سیکرٹری مال ہیں۔

3۔ مکرم محمد محمود

4۔ مکرم ناصر محمود ظفر ۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر شریک ہوتے ہیں اور محلہ کی انصاراللہ کی عاملہ کے ممبر ہیں۔ان کے بیٹے مبشر محمود ظفر طالب علم متعلم جامعہ احمدیہ ہیں۔

5۔ مکرم شاہد محمود بدر مربی سلسلہ ۔ آپ کے بیٹے جاہد محمود بھی طالب علم متعلم جامعہ احمدیہ ہیں۔

6۔ مکرمہ عطیۃ العلیم ذکیہ ۔

7۔ مکرمہ سائرہ حماد واقفہ نو اہلیہ حماد احمد ریحان واقف نو۔طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں دونوں میاں بیوی بطور واقفِ زندگی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

8۔ایک بیٹا زاہد محمود دو سال کی عمر میں وفات پاگیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام دے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے ۔ آمین

بخش دے

ایک ادنیٰ سا اشارہ اس زمیں پر کیا ہوا
غم کے سائے ہر طرف انساں پریشاں ہر طرف

جو خدا بن کر خدائی کر رہا تھا چار سُو
دیکھتا ہے اب وہی ہو ہو کے حیراں ہر طرف

وہ جو اس کی قدرتوں سے بے خبر تھا ہر گھڑی
ڈھونڈتا پھرتا ہے اب وہ رب رحماں ہر طرف

تیرگی ہی تیرگی ہے بات کچھ بنتی نہیں
معاف کر اب تیرے بندے ہیں پشیماں ہر طرف

واسطہ ہے رحمۃللعالمین کا کبریا!
بخش دے اور رحم کر تو میرے یزداں ہر طرف

مبشر احمد کاہلوں۔جرمنی

اطلاعات اعلانات

معلومات درکار ہیں

مکرم مرزامدثراحمد لکھتے ہیں۔

خاکسار اپنے دادا جان حضرت مرزا عبدالحق مرحوم سابق امیر ضلع سرگودھا کے حالاتِ زندگی جمع کررہا ہے تاکہ احبابِ جماعت کے استفادہ کے لئے اسے شائع کیا جاسکے۔

اس سلسلہ میں دنیا بھر میں پھیلےاحبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس حضرت مرزا عبدالحق مرحوم کی کوئی تصویر، یا خط ہو یا ان کے علم میں ان کا کوئی واقعہ ہو تو وہ خاکسار کو بھجوا دیں تاکہ اسے کتاب میں شامل کرکے تاریخی ریکارڈ کا حصہ بنایاجاسکے۔

تصاویر اور خطوط وغیرہ سکین کرکے ای میل کے ذریعے یا وٹس ایپ کے نمبر پر بھجوائے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح اگرآپ نے ان سے متعلق کوئی واقعہ بیان کرنا ہو تو اسے اردو یا انگلش میں ٹائپ کرکے ای میل /وٹس ایپ کرسکتے ہیں یا پھر ہاتھ سے لکھ کر بھی درج ذیل ای میل پر بھجواسکتے ہیں۔

mudassar.ms@googlemail.com

براہِ کرم تصاویر یا واقعات ارسال کرتے وقت ، اس کے مقام اور سال وغیرہ کا جس حد تک ممکن ہوسکے، درست تحریر فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ولادت باسعادت

مکرم محمد کولمبس خان۔جرمنی لکھتے ہیں۔

مورخہ25مئی2020ء کو اللہ تعالیٰ نے عزیزہ قرۃالعین خاں اور عزیزم حارث ابوالحسن کو میونخ۔جرمنی میں بیٹے حمزہ علی سے نوازا ہے۔ جو مکرم مظفراحمد بھٹانی آف ٹونسہ شریف۔ ڈیرہ غازی خان کا پوتا اورخاکسار کا نواسہ ہے۔نومولود وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز کو خادمِ دین بنائے اور صحت وسلامتی والی عمردراز عطا فرمائے۔ آمین

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سدرۃ المنتہیٰ۔کینیڈا

بعض ذہنی امراض ، وجوہات اور ان کا روحانی علاج

عورتیں کسی بھی گھر یا معاشرہ کی اہم رکن ہوتی ہیں اور معاشرے کی آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت اور نشوونما ، الغرض قوم کے مستقبل کی ڈور اس کی عورتوں پر منحصر ہوتی ہے۔پس طبقۂ نسواں کی صحت اور ان کی تربیت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے حقوق اور فرائض قائم فرمائےتاکہ ان میں ایک توازن قائم رہے۔

موجودہ دور میں جہاں زندگی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی چلی جارہی ہے اور جہاں غیر معمولی آسائشوں اور نت نئ ایجادات نے انسانی زندگی کو آسان کردیا ہے۔ وہیں اس برق رفتار دُنیا کے ساتھ چلنے کے لئے اور حصولِ رزق کے لئے انسان ایک دوسرے سے دُور اور تنہائی کا شکار ہوتے جارہے ہیں‌اور اس کے نتیجہ میں متعدد ذہنی امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔عالمی ادارہِ صحت (WHO) کے مطابق ان ذہنی امراض کی ایک بڑی وجہ شخصی ذمہ داریوں کی غیر مساوی تقسیم ہے جنہیں gender based roles کہا جاتا ہے ،کیونکہ اگریہ ذمہ داریاں مرد اور عورت ایک توازن میں نہ ادا کریں تو یہ انسان پر غیر معمولی بوجھ ڈال دیتی ہیں۔ اور نتیجتاً مختلف ذہنی امراض لاحق ہو جاتے ہیں اور انسان اپنی بنیادی ذمہ داریوں اور فرائض کو ادا کرنے کے قابل بھی نہیں رہتا جو آنے والی نسلوں اور حالات پر اثر انداز ہوتا ہے۔

عالمی ادارہِ صحت کے مطابق موجودہ دور میں عورتیں ان ذہنی امراض میں زیادہ آسانی اور زیادہ تعداد میں مبتلا ہورہی ہیں کیونکہ ان کو مختلف قسم کے چیلنجز کا سامنا ہے جن میں ان کو مختلف صورتوں میں جنسی تشدد (gender based violence)، گھریلو تشدد (domestic violence) ، گھر کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ روزگار کے حصول پر مجبور کئے جانا، علیحدگی کی صورت میں اکیلے بچوں کی کفالت کرنا،مردوں کے مقابلے میں برابر مہارت اور محنت کے باوجود کم تنخواہ دیئے جانا اور ان کے حقوق کی بے جاحق تلفی کئے جانا وغیرہ شامل ہیں اوراگر کوئی عورت ذہنی تناؤ کا شکار ہو جائے تواس کے علاج اس کے اردگرد والے لوگ یا خود خواتین ہی نہیں کرتیں ، جس کی وجہ سے مسائل بڑھتے جاتے ہیں۔ ایک اور تحقیق میں لکھا ہے کہ دنیا بھر میں جنگوں اور ممالک کے درمیان کشیدگیو ں میں اثر انداز ہونے والے افراد میں سے 80 فیصد تعداد عورتوں اور بچوں کی ہوتی ہے اور ان جنگوں کے نتیجے میں جو لوگ بچ جاتے ہیں وہ مختلف ذہنی اور جسمانی امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے مخصوص فرائض قائم فرمائے تاکہ ایک توازن قائم رہ سکے۔اس توازن کے نہ ہونے سے حق تلفی، بھوک، افلاس، جذباتی و عائلی مسائل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور بعض اوقات سنگین صورت اختیار کرتے ہوئے انسان کو اپنی اور اپنے پیاروں کی جان تک لے لینے پر مجبور کردیتے ہیں ۔

اگر ان وجوہات پر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بیشتر وجوہات اخلاقی اقدار کی پستی ، ناانصافی، حقوق کی پامالی، دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھنا وغیرہ شامل ہیں ۔لیکن بجائے اس کے کہ ایسی تنظیمیں جو ان مسائل کے حل کے لئے پوری دُنیا میں قائم ہیں وہ ان مسائل کی جڑ کو ڈھونڈیں اور اس کو حل کرنے کی کوشش کریں، وہ محض سطحی طور پر ایسی پالیسیاں بنانے میں سرگرم ہیں جو ان مسائل کو حل تو کیا صحیح انداز میں ان کی ترجمانی بھی نہیں کرتے۔ جبکہ اس کے مقابل پر قرآن اس کا سیدھا اور صاف حل پیش کرتا ہے۔ کیونکہ اس بات کا مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ ایسے ادارے منصفانہ طور پر ان مسائل کو پرکھتے ہی نہیں۔چنانچہ ان مسائل کے نتیجے میں سامنے آنے والے ذہنی امراض میں دماغی ڈاکٹر کے پا س جانے کو ہی ان کا حل قرار دے دیا جاتا ہے یا کچھ constitutional amendments کو کافی سمجھا جاتا ہےلیکن آزادی کے نام پر عورتوں کی جو حق تلفی کی جاتی ہے اس کا کوئی ذکر نہیں کرتا ۔ جبکہ قرآن مجید بڑے صاف انداز میں ان تمام مسائل کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ آئیے! اب ہم ان قرآنی احکامات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ کس طرح ان ذہنی مسائل اور معاشرتی برائیوں سے ہمیں محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ ہماری زندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں جب انسان ساری امیدیں کھو دیتا ہے اور کوئی روشنی دکھائی نہیں دیتی اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا یعنی یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے ، کی نوید دے کر دلاسہ دیتا ہے۔ مالی و مادی مشکلات کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ (البقرہ:156)اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دےدے۔

وَ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا (الطلاق:4)اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کرکے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں عورتوں کے بارے میں انصاف ، ان کے حقوق کی ادائیگی، ناانصافی ، جنسی بے راہ روی اور خود کشی جیسے مسائل کے بارہ میں فرماتا ہے۔

وَ ابۡتَغِ فِیۡمَاۤ اٰتٰٮکَ اللّٰہُ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ وَ لَا تَنۡسَ نَصِیۡبَکَ مِنَ الدُّنۡیَا وَ اَحۡسِنۡ کَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ وَ لَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ۔ (القصص:78) اور جو کچھ اللہ نے تجھے عطا کیا ہے اس کے ذریعہ دارِآخرت کمانے کی خواہش کر اور دُنیا میں سے بھی اپنا معیّن حصہ نظرانداز نہ کر اور احسان کا سلوک کر جیسا کہ اللہ نے تجھ سے احسان کا سلوک کیا اور زمین میں فساد (پھیلانا) پسند نہ کر۔ یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا۔(النساء:4)اور اگرتم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کرسکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو ۔

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحۡلَۃً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ مِّنۡہُ نَفۡسًا فَکُلُوۡہُ ہَنِیۡٓـًٔا مَّرِیۡٓـًٔا (النساء:5) اور عورتوں کو ان کے مہر دِلی خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی دِلی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دینے پر راضی ہوں تو اُسے بلا تردّد شوق سے کھاؤ ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ (النور:22)اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اِعۡدِلُوۡا ۟ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ (المائدہ:9)انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ (النساء:30)اور تم اپنے آپ کو (اقتصادی طور پر) قتل نہ کرو اور آخر میں خدا تعالیٰ مومنات کو سکون اور اطمینان حاصل کرنے کا بہترین طریقہ بتاتا ہے۔ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد:29) اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

ان چند آیات سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ایک مومنہ جو

باقی صفحہ 9 پر

طلوع و غروب آفتاب

3جون2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:13	19:00
مدینہ منورہ	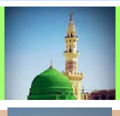	04:23	18:52
قادیان		04:11	19:10
ربوہ	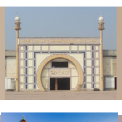	03:25	19:12
اسلام آباد ٹلفورڈ	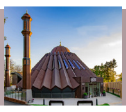	03:22	21:12